Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 21

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

2-شعبان 1436 ہجری قمری 21-ہجرت 1394 ہش 21-مئی 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ
وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضا کے واقعہ ہے اور اسی وجہ سے وہ قیوم العٰلمین کہلاتا ہے کیونکہ جیسی جان اپنے بدن کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے

(ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حکیم مطلق نے میرے پر یہ راز سربستہ کھول دیا ہے کہ یہ تمام عالم معہ اپنے جمیع اجزاء کے اس علت العلل کے کاموں اور ارادوں کی انجام دہی کے لئے سچ مچ اس اعضاء کی طرح واقع ہے جو خود بخود قائم نہیں بلکہ ہر وقت اس روح اعظم سے قوت پاتا ہے۔ جیسے جسم کی تمام قوتیں جان کی طفیل سے ہی ہوتی ہیں اور یہ عالم جو اس وجود اعظم کے لئے قائم مقام اعضاء کا ہے بعض چیزیں اُس میں ایسی ہیں کہ گویا اُس کے چہرہ کا نور ہیں جو ظاہری یا باطنی طور پر اس کے ارادوں کے موافق روشنی کا کام دیتی ہیں اور بعض ایسی چیزیں ہیں کہ گویا اس کے ہاتھ ہیں اور بعض ایسی ہیں کہ گویا اس کے پیر ہیں اور بعض اس کے سانس کی طرح ہیں۔ غرض یہ مجموعہ عالم خدائے تعالیٰ کے لئے بطور ایک اندام کے واقعہ ہے اور تمام آب و تاب اس اندام کی اور ساری زندگی اس کی اسی روح اعظم سے ہے جو اُس کی قیوم ہے اور جو کچھ اس قیوم کی ذات میں ارادی حرکت پیدا ہوتی ہے وہی حرکت اس اندام کے کل اعضا یا بعض میں جیسا کہ اس قیوم کی ذات کا تقاضا ہو پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیّلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر یک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تندوی کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلّی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضا میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضا کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے پس یہی ایک عام فہم مثال اس روحانی امر کی ہے کہ جو کہا گیا ہے کہ مخلوقات کی ہر یک جز و خدائے تعالیٰ کے ارادوں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے خادمانہ چہرہ میں ظاہر کر رہی ہے اور کمال درجہ کی اطاعت سے اس کے ارادوں کی راہ میں محو ہو رہی ہے اور یہ اطاعت اس قسم کی ہرگز نہیں ہے جس کی صرف حکومت اور زبردستی پر بنا ہو بلکہ ہر یک چیز کو خدائے تعالیٰ کی طرف ایک مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے اور ہر یک ذرّہ ایسا بالطبع اس کی طرف جھکا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک وجود کے متفرق اعضا اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس درحقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضا کے واقعہ ہے اور اسی وجہ سے وہ قیوم العٰلمین کہلاتا ہے کیونکہ جیسی جان اپنے بدن کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو نظام عالم کا بالکل بگڑ جاتا۔

ہر یک ارادہ اس قیوم کا خواہ وہ ظاہری ہے یا باطنی دینی ہے یا دنیوی اسی مخلوقات کے توسط سے ظہور پذیر ہوتا ہے اور کوئی ایسا ارادہ نہیں کہ بغیر ان وسائط کے زمین پر ظاہر ہوتا ہو۔ یہی قدیمی قانون قدرت ہے کہ جو ابتدا سے بندھا ہوا چلا آتا ہے مگر ان لوگوں کی سمجھ پر سخت تعجب ہے کہ وہ ظاہری بارش ہونے کے لئے جو بادلوں کے ذریعہ سے زمین پر ہوتی ہے بخارات مائیہ کا توسط ضروری خیال کرتے ہیں اور خود بخود قدرت سے بغیر بادل کے بارش ہو جانا محال سمجھتے ہیں لیکن الہام کی بارش کے لئے جو صاف دلوں پر ہوتی ہے ملائک کے بادلوں کا توسط جو عندالشرع ضروری ہے اُس پر جہالت کی نظر سے ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا خدائے تعالیٰ بغیر ملائک کے توسط کے خود بخود الہام نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ بغیر توسط ہوا کے آواز سن لینا خلاف قانون قدرت ہے مگر وہ ہوا جو روحانی طور پر خدائے تعالیٰ کی آواز کو ملہموں کے دلوں تک پہنچاتی ہے اس قانون قدرت سے غافل ہیں۔ وہ اس بات کو مانتے ہیں کہ ظاہری آنکھوں کی بصارت کے لئے آفتاب کی روشنی کی ضرورت ہے مگر وہ روحانی آنکھوں کے لئے کسی آسمانی روشنی کی ضرورت یقین نہیں رکھتے۔

اب جبکہ یہ قانون الٰہی معلوم ہو چکا کہ یہ عالم اپنے جمیع قویٰ ظاہری و باطنی کے ساتھ حضرت واجب الوجود کے لئے بطور اعضا کے واقعہ ہے اور ہر یک چیز اپنے اپنے محل اور موقعہ پر اعضا ہی کا کام دے رہی ہیں اور ہر یک ارادہ خدائے تعالیٰ کا انہیں اعضا کے ذریعہ سے ظہور میں آتا ہے۔ کوئی ارادہ بغیر ان کے توسط کے ظہور میں نہیں آتا۔ تو اب جاننا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ کی وحی میں جو پاک دلوں پر نازل ہوتی ہے جبریل کا تعلق جو شریعت اسلام میں ایک ضروری مسئلہ سمجھا گیا اور قبول کیا گیا ہے یہ تعلق بھی اسی فلسفہ حقہ پر ہی مبنی ہے جس کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حسب قانون قدرت مذکورہ بالا یہ امر ضروری ہے کہ وحی کے القا یا ملکہ وحی کے عطا کرنے کے لئے بھی کوئی مخلوق خدائے تعالیٰ کے الہامی اور روحانی ارادہ کو بمنصہ ظہور لانے کے لئے ایک عضو کی طرح بن کر خدمت بجالاوے جیسا کہ جسمانی ارادوں کے پورا کرنے کے لئے بجالا رہے ہیں سو وہ وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں جبریل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جو بہ تبعیت حرکت اس وجود اعظم کے سچ مچ ایک عضو کی طرح بلا توقف حرکت میں آجاتا ہے یعنی جب خدائے تعالیٰ محبت کرنے والے دل کی طرف محبت کے ساتھ رجوع کرتا ہے تو حسب قاعدہ مذکورہ بالا جس کا ابھی بیان ہو چکا ہے جبریل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدائے تعالیٰ سے نسبت رکھتا ہے اُس طرف ساتھ ہی حرکت کرنی پڑتی ہے۔ یا یوں کہو کہ خدائے تعالیٰ کی جنبش کے ساتھ ہی وہ بھی بلا اختیار و بلا ارادہ اسی طور سے جنبش میں آجاتا ہے کہ جیسا کہ اصل کی جنبش سے سایہ کا ہلنا طبعی طور پر ضروری امر ہے۔ پس جب جبریلی نور خدائے تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محبّ صادق کے دل میں منقّش ہو جاتی ہے۔ اور اس کی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے تب یہ قوت خدائے تعالیٰ کے آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکھوں کی قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرّک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیہ کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے اور جب تک یہ قوت پیدا نہ ہو اس وقت تک انسان کا دل اندھے کی طرح ہوتا ہے اور زبان اس ریل کی گاڑی کی طرح ہوتی ہے جو چلنے والے انجن سے الگ پڑی ہو۔ لیکن یاد رہے کہ یہ قوت جو روح القدس سے موسوم ہے ہر یک دل میں یکساں اور برابر پیدا نہیں ہوتی بلکہ جیسے انسان کی محبت کامل یا ناقص طور پر ہوتی ہے اسی اندازہ کے موافق یہ جبریلی نور اس پر اثر ڈالتا ہے۔

(توضیح مرام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 89 تا 92)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 44

روزنامہ ''منصف'' حیدر آباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

مکہ اور مدینہ والی برکات

معترض نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ایک بیان کو اعتراض کا نشانہ بنایا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (الفضل 11 دسمبر 1932)''

حیرت ہے کہ اگر مکہ اور مدینہ والی برکات نازل نہ ہوں تو اور کون سی برکات ان کے پیش نظر ہیں!! حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ثابت کر رہا ہے کہ آپ کے دل میں مکہ اور مدینہ کی کس قدر عظمت تھی۔ اگر آپ کے دل میں ان مقامات مقدسہ کی عظمت نہ ہوتی تو آپ یہ کیوں فرماتے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک قادیان میں مکہ اور مدینہ والی برکات کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ پہلے آپؓ نے اپنے دل میں مکہ اور مدینہ کی برکات کا ایک اعلیٰ تصور باندھا اور خیال کیا کہ چونکہ قادیان وہ بستی ہے جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق صادق امام مہدی مبعوث ہوا جس نے اپنے آقا و مولیٰ کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کے مقام تک پہنچا دیا پھر خدا تعالیٰ سے یہ عہدہ بطور انعام حاصل کیا کیونکہ اول شرط اس عہدہ کی کامل عشق اور اطاعت رسول ہی تھی۔ لہٰذا اس عاشق رسول کے یہاں مبعوث ہونے کی وجہ سے یہ معمولی سی بستی خدا تعالیٰ کی نظر میں عظمت کی حامل ہوگئی۔ اور اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص قوت قدسیہ کے طفیل مکہ اور مدینہ والی برکات کا نزول ہونا شروع ہوگیا۔ یعنی اس بستی نے بعینہ اسی طرح مکہ اور مدینہ سے فیض حاصل کیا جس طرح امام مہدی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض حاصل کیا۔ اس میں اس بستی کا کچھ کمال نہیں بلکہ اصل کمال مکہ اور مدینہ کا ہی ہے۔ جیسے ایک مصفیٰ شیشے پر جب سورج کی شعائیں پڑتی ہیں تو وہ شیشہ بھی سورج کی شعاؤں کو منعکس کرنے لگ جاتا ہے حالانکہ اس میں شیشے کا کچھ کمال نہیں۔ اصل کمال سورج کا ہی ہے لیکن چونکہ شیشہ نہایت مصفیٰ اور آب دار ہونے کی وجہ سے اس لائق ہو چکا ہوتا ہے کہ اگر اس پر سورج کی روشنی پڑے تو وہ اسے اپنے اندر جذب کر کے آگے منتقل کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی کے نتیجہ میں امام مہدی کا مقام حاصل کیا اور چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل غلامی کے نتیجہ میں آپ پر انوار سماویہ کا نزول ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات آپؑ کو بھی انعام کے طور پر ملیں لہٰذا وہ بستی بھی ان برکات سے حصہ پا گئی جو آپؑ پر نازل ہوئیں۔

اسی بات کی طرف حضور اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''ان دنوں قادیان مکہ نہیں بن جاتا مگر مکہ والی برکات یہاں بھی نازل ہونے لگتی ہیں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 1931ء مطبوعہ الفضل 17 دسمبر 1931)

خودرا فضیحت و دیگراں را نصیحت

جماعت احمدیہ پر مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کا الزام لگانے والے معاندین احمدیت ذرا اُمت مسلمہ کے اُن بزرگان کے اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں جو ان کے نزدیک قابل احترام ہیں۔

(1) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں۔

''یہ فقیر جہاں رہے گا وہیں مکّہ اور مدینہ اور روضہ ہے'' (خیر الافادات، ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی) ناشر ادارہ اسلامیات لاہور۔ اگست ۱۹۸۲ء)

(2) اسی طرح شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں کہا۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی، صفحہ ۱۳)

(3) حضرت بابا فرید الدّین گنج شکر مسعود العلمینؒ نے فرمایا کہ:

''درویش کو ستّر ہزار مقامات طے کرنے پڑتے ہیں ان سے پہلے ہی مقام پر درویش کے لئے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ہر روز پانچوں وقت کی نماز عرش معلیٰ کے گرد کھڑے ہو کر ساکنان عرش کے ہمراہ ادا کرتا ہے اور جب وہاں سے درویش واپس آتا ہے تو ہر وقت اپنے آپ کو خانہ کعبہ میں دیکھتا ہے اور درویش جب وہاں واپس آتا ہے تو تمام جہان کو اپنی انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہے۔'' (انوار صابری صفحہ ۱۱۸)

(4) سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ محبوبِ الٰہی فرماتے ہیں۔

''مجھے ایک مرتبہ حج خانہ کعبہ کا بڑا شوق ہوا۔ میں نے حج کے لئے جانے سے پہلے ارادہ کیا کہ ایک بار پاکپتن شریف حاضری دے لوں۔ چنانچہ جب میں پاکپتن شریف پہنچا اور حضور شیخ الاسلام حضرت بابا صاحبؒ کی زیارت سے مشرّف ہوا تو میرا مقصود حج پورا ہوا، اور مزید انعامات الٰہی نصیب ہوئے اور فرمایا کہ کچھ مدّت کے بعد پھر حج کا شوق غالب ہوا تو پھر پاکپتن شریف حاضر ہوا۔ اللہ کریم نے خصوصی انعامات سے نوازا۔ حضور سلطان المشائخ نے آبدیدہ ہو کر زبان مبارک سے فرمایا:

''آں راہ بسوئے کعبہ بروو ایں بسوئے دوست''

(انوار صابریؒ از حافظ عبید اللہ صابری۔ اسلامی کتب خانہ گوجرانوالہ صفحہ ۱۷۲)

یعنی وہ تو سوئے کعبہ رواں ہے اور یہ (یعنی میں) دوست کی طرف جارہا ہوں۔

مذکورہ بالا مثالوں میں یہ بات قابل غور ہے کہ ان بزرگوں نے ایسے فرمودات میں وہ احتیاط نہیں برتی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لفظ ''ظلّ'' کے ذریعہ برتی ہے تا کہ کسی اور مقام کے ایسے قصد کو کوئی بیت اللہ کے حج کے ساتھ خلط ملط نہ کر سکے۔ لیکن برا ہو تعصّب اور جھوٹ کا جس میں مبتلا ہو کر معترض نے عمداً اسے بیت اللہ کے حج کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کی۔

متوازی امت کے تحت معترض نے لکھا:

1۔''قادیانی اکابر نے اپنی امت کو اسلام کے متبرک مقامات اور روحانی مراکز، مذہبی شعار اور مقدس ہستیوں اور شخصیتوں کے مقابل میں نئے متبرک مقامات، نئے روحانی مراکز، نئے مذہبی شعار اور نئی شخصیتیں عطا کیں اور اس طرح ان کی عقیدت و محبت کے مراکز کو بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے مرزا کے رفقا کو صحابہ کرام کا ہم پلہ قرار دیا۔ (یاد رہے کہ مرزا خود بھی انہیں یہی درجہ دیتا تھا۔'' (منصف: 14-2-14)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے متبرک مقامات اور روحانی مراکز، مذہبی شعار اور مقدس ہستیوں سے جو عشق تھا اس کی مثال چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عشق آپ کو تھا اس کا اندازہ لگانا انسان کے بس کی بات نہیں۔ اور یہی عشق آپؑ نے اپنی جماعت میں جاگزین کیا۔ جماعت احمدیہ کی عقیدت اور محبت کے مراکز وہی ہیں جو ایک سچے مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول اور خاتم النبیین مانتا ہے۔ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کا والا و شیدا ہے۔ خلفائے راشدین اور صحابہؓ کا دیوانہ ہے۔ امت کے بزرگان سے سچی محبت رکھتا ہے۔ امت محمدیہ کا سچا خیر خواہ ہے۔

کسی احمدی بچے سے پوچھو کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گا احمدی مسلمان۔ اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟ پانچ۔ ایمان کے کتنے ارکان ہیں؟ چھ۔ ہمارے پیارے نبی کا کیا نام ہے؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کہاں پیدا ہوئے؟ مکہ میں۔ آپ کا روضۂ اطہر کہاں ہے؟ مدینہ میں۔ آپ کے کتنے خلیفے تھے؟ چار۔ ہماری پیاری کتاب (شریعت) کا کیا نام ہے؟ قرآن۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کو کیا کہتے ہیں؟ حدیث۔ کلمۂ طیبہ سناؤ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

غرض یہ کہ احمدی بچوں کو ابتدا سے ہی اسلام اور اس کی بنیادی معلومات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ بچپن سے ان کے دل میں مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ اور اسلامی شعار کی محبت گھوٹ گھوٹ کر ڈالی جاتی ہے۔ یہ سراسر ظلم ہے جو ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہماری عقیدت اور محبت کے مراکز الگ ہیں۔ خدا وہ دن جلد لائے جب دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ درحقیقت اسلام سے سچی محبت کرنے والے احمدی ہی ہیں۔

اب ہم اصل اعتراض کی طرف آتے ہیں۔ معترض نے لکھا ہے کہ ''قادیانی اکابر نے ......مرزا کے رفقا کو صحابہ کرام کا ہم پلہ قرار دیا۔ یاد رہے کہ مرزا خود بھی انہیں یہی درجہ دیتا تھا۔''

اب قطع نظر اس کے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے رفقا کو صحابہ کا درجہ دیا، حل طلب بات یہ ہے کہ اُمت میں آنے والے مسیح موعود اور امام مہدی کے رفقا کا اللہ اور رسولؐ کے نزدیک کیا درجہ ہے؟

اگر تو واقعی آنے والے مسیح موعود اور امام مہدی کے رفقا کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے صحابہ کا درجہ نہیں دیا گیا تو پھر تو یہ واقعی قابل اعتراض بات ہے کہ بلا وجہ دین میں ایک بدعت نکالی گئی، لیکن اگر حقیقت میں آنے والے موعود کے رفقا کو صحابہ کا درجہ دیا گیا ہے تو پھر یہ معترضین کی بد دیانتی ہے کہ وہ خود جس عقیدے پر قائم ہیں وہی عقیدہ جب احمدی اختیار کریں تو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے موعود کے رفقا صحابہ کا درجہ پائیں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورۃ الجمعۃ: 4،3)

ترجمہ: وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں محمد شفیع عثمانی صاحب مفتی اعظم پاکستان اپنی تفسیر ''معارف القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''آخرین کے لفظی معنی ''دوسرے لوگ'' 'لما یلحقوا بہم'' کے معنی جو ابھی تک ان لوگوں یعنی اُمیین کے ساتھ نہیں ملے۔ مراد ان سے وہ تمام مسلمان ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے (کما روی عن ابن زید و مجاہد وغیرہما) اس میں اشارہ ہے کہ قیامت تک آنے والے مسلمان سب کے سب مومنین اولین صحابۂ کرام ہی کے ساتھ ملحق سمجھے جائیں گے۔ یہ بعد کے مسلمانوں کے لئے بڑی بشارت ہے۔ (روح)

لفظ آخرین کے عطف میں دو قول ہیں، بعض حضرات نے اس کو اُمّیّین پر عطف قرار دیا ہے جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ بھیجا اللہ نے اپنا رسول اُمّیّین میں

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ربّ العالمین کا مظہر بننے کے لئے اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے مخلوق خدا کی خدمت، توکّل علی اللہ، قبولیت دعا، اپنی سچائی پر کامل یقین اور قادیان کی ترقی وغیرہ موضوعات سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ متفرق روح پرور واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 01 مئی 2015ء بمطابق 01 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو بڑی باریکی سے ان میں سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو ایمان کے صحیح راستوں کی طرف نشاندہی کر کے ایک مومن کو اسے خدا تعالیٰ اور دین کی حقیقی شناخت کرنے والا اور اس کا اِدراک پانے والا بنائے۔ ایک دفعہ آپ اپنی ایک تقریر میں آیۃ الکرسی کی تفسیر فرما رہے تھے تو اس کے اس حصے کہ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرۃ:256) کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بتاؤ کہ جب تمہارا ایسا آقا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے تو اس کے مقابلے میں اور کسی کو تم کس طرح اپنا آقا بنا سکتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجتے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ البتہ ان کی نیازیں دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور وہ ہماری شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔ اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے بڑا انسان ہونا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ جب نواب صاحب کے (نواب محمد علی خان صاحب کے) لڑکے عبدالرحیم خان کے لئے جبکہ وہ بیمار تھا دعا کی تو الہام ہوا کہ یہ بچتا نہیں۔ آپ کو خیال آیا کہ نواب صاحب اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آ رہے ہیں۔ ان کا لڑکا فوت ہو گیا تو انہیں ابتلا نہ آ جائے۔ اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ الٰہی میں اس لڑکے کی صحت کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس پر الہام ہوا مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ تم کون ہو کہ میری اجازت کے بغیر شفاعت کرتے ہو۔ دیکھو مسیح موعود علیہ السلام کتنا بڑا انسان تھا۔ تیرہ سو سال سے اس کی دنیا کو انتظار تھی مگر وہ بھی جب سفارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہوتے کون ہو کہ بلا اجازت سفارش کرو۔ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو مَیں گر پڑا اور بدن پر رعشہ شروع ہو گیا۔ قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی۔ لیکن جب یہ حالت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا ہم شفاعت کی اجازت دیتے ہیں۔ شفاعت کرو۔ چنانچہ آپ نے شفاعت کی اور عبدالرحیم خان اچھے ہو گئے‘‘۔ صحتیاب ہو گئے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا مگر یہ دعا قبول ہوئی۔ شفاعت کی اجازت ملی۔ مگر مسیح موعود جیسے انسان کو جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم کون ہو جو سفارش کرو تو اَور لوگ جو بڑے بنے پھرتے ہیں ان کی کیا حیثیت کہ کسی کی سفارش کر سکیں۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اِذن ہو گا تب آپ سفارش کریں گے۔ پس کیسا نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میری سفارش دوسرا کر سکے گا۔

(ماخوذ از برکات خلاف، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 241)

اس غلط تصور نے ہمارے ملکوں کے لوگوں میں، ہمارے معاشرہ میں قبر پرستی کی برائی بھی ڈال دی ہے۔ اس میں مبتلا ہو چکے ہیں اور شرک کرتے ہیں، پیروں کو پوجتے ہیں۔

پس اس بات کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی فرمایا ہے کہ جب اِذن ہو گا اسی کی سفارش ہو گی۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب کلام رب عز وجل یوم القیامۃ مع الانبیاء وغیرھم حدیث 7510)

پھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کس طرح اپنی قدرت کے عجائبات دکھایا کرتا تھا۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی۔ مبارک احمد (جو آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے) کے علاج میں آپ ساری ساری رات جاگتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ان دنوں بارہ بجے کے قریب مَیں سویا کرتا تھا اور جلدی ہی اٹھ بیٹھتا۔ لیکن جب مَیں سوتا اس وقت حضرت صاحب کو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو) جاگتے دیکھتا اور جب اٹھتا تو تب بھی جاگتے دیکھتا۔ اس محنت کی وجہ سے آپ کو کھانسی ہو گئی۔ طبیعت خراب رہنے لگی۔ (ماخوذ از تقدیر الٰہی، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 579)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرے سپرد آپ کی دوائی وغیرہ پلانے کی خدمت تھی اور قدرتی طور پر جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس میں دخل دینا بھی اپنا حق سمجھنے لگتا ہے۔ مَیں بھی اپنی کمپاؤڈری کا یہ حق سمجھتا تھا کہ کچھ نہ کچھ دخل آپ کے کھانے پینے میں دوں۔ چنانچہ مشورہ کے طور پر عرض بھی کر دیا کرتا تھا کہ یہ نہ کھائیں وہ نہ کھائیں۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسخے بھی تیار ہو کر استعمال ہوتے تھے اور انگریزی دوائیاں بھی مگر کھانسی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے اور عبدالحکیم مرتد نے آپ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا کہ مرزا صاحب سِل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوں گے اس لئے ہمیں کچھ یہ بھی خیال تھا کہ غلط طور پر بھی اسے خوشی کا کوئی بہانہ نہ مل سکے۔ مگر آپ کو کھانسی کی تکلیف بہت زیادہ تھی اور بعض دفعہ ایسا لمبا اُچھو آتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رک جائے گا۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے۔ (یعنی جب یہ حالت تھی تو باہر سے کوئی دوست تشریف لائے) اور تحفے کے طور پر کچھ پھل لے کے آئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ حضور کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ انہیں (دوست کو) کہہ دو کہ جزاک اللہ اور پھر ان میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اٹھایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں چونکہ دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا اس لئے یا شاید مجھے سبق دینے کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا۔ مگر آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز کھانے میں اچھی نہیں۔ آپ پھر مسکرائے اور کھاتے رہے۔ میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہئے۔ اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ ’’کھانسی دُور ہو گئی‘‘۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت جاتی رہی۔ حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ کوئی پرہیز کیا بلکہ بدپرہیزی کی اور کھانسی پھر بھی دور ہو گئی۔ اگرچہ اس سے پہلے ایک مہینہ علاج ہوتا رہا تھا اور کھانسی دور نہ ہوئی تھی۔ تو یہ الٰہی تصرف ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یوں تو بدپرہیزی سے بیماریاں بھی ہوتی ہیں اور علاج سے صحت بھی ہوتی ہے مگر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو دخل بھی دے دیتا ہے اور دعا کا ہتھیار اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جا کر کہے کہ میں آزادی نہیں چاہتا۔ میں اپنے حالات سے تنگ آ گیا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے میرے معاملات میں دخل دیں اور اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے کہ یہ بندہ متوکّل ہو گیا ہے اور چاہتا ہے کہ مَیں اس کے معاملات میں دخل دوں تو وہ دیتا ہے اور پھر اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 275-274)

حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کی مثال کے بعد ایک مثال دی جو ایمان کو تازہ کرتی ہے اور جو لیکھرام سے تعلق رکھتی ہے کہ لیکھرام کا واقعہ بھی اس امر کی مثال میں پیش کیا جاسکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ چاہے تو صحت کے تمام سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ (اب لیکھرام کے معاملے میں) خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا، (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا) کہ عید کے دوسرے دن اس کی موت ہوگی اور چھ سال کے اندر اندر۔ اب چھ سال میں دو تین روز کے لئے حفاظت کے خاص طور پر سامان کر لینا کوئی مشکل امر نہیں ہے اور یہ اس کے اختیار میں تھا کہ ان دنوں حفاظت کے خاص سامان مہیا کر لیتا مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کر دیا حالانکہ ظاہری سامان اس کے خلاف تھے۔ 6/مارچ اس کی موت مقدر تھی۔ یکم مارچ کو لیکھرام کو سبھا کی طرف سے ملتان پہنچنے کا حکم ہوا۔ (یہ ان کی کمیٹی تھی۔) وہاں 4/مارچ تک اس نے چار لیکچر دیئے۔ پھر سبھا نے اسے سکھر جانے کے لئے تار دیا مگر وہاں پلیگ ہونے کی وجہ سے ملتان کے آریہ سماجیوں نے وہاں جانے سے روک دیا۔ پھر پنڈت لیکھرام مظفر گڑھ جانے کے لئے تیار ہوئے مگر یہ نہیں معلوم کہ پھر وہ سیدھے لاہور کیوں لوٹ پڑے اور 6/مارچ دوپہر کو یہاں پہنچ گئے''۔ اگر وہ اسی روز واپس نہ آتا تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوتی لیکن باوجود اس کے باہر رہنے کے موقع پیدا ہوگیا۔ پھر بھی وہ لاہور پہنچ گیا اور وقت مقررہ پر قتل بھی ہو گیا۔ یہ مثال اس امر کی ہے کہ صحت اور حفاظت کے سامانوں کے باوجود بھی انسان ہلاک ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انسان کے کاموں میں دخل دیتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے اپنی قدرت دکھاتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 273)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا بھی ذکر ہو جن کی تیمارداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی صحت پر بھی بڑا برا اثر پڑا اور آپ کو اپنے اس لڑکے سے محبت بھی تھی۔ اس کا ذکر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ میں یوں فرماتے ہیں کہ ''ہمارا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کا نام مبارک احمد تھا۔ اس کی قبر بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے مشرق کی طرف موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ بہت ہی پیارا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق پیدا ہوا۔ (محبت کا یہ اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس حد تک تھا اور کس طرح ان کا خیال رکھا کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق تھا۔) کچھ مرغیاں مَیں نے رکھیں۔ کچھ میر اسحق صاحب مرحوم نے رکھیں۔ کچھ میاں بشیر احمد صاحب نے رکھیں اور بچپن کے شوق کے مطابق صبح ہی صبح ہم جاتے، مرغیوں کے ڈربے کھولتے، انڈے گنتے اور پھر فخر کے طور پر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے کہ میری مرغی نے اتنے انڈے دیئے ہیں اور میری نے اتنے۔ ہمارے اس شوق میں مبارک احمد مرحوم بھی شامل ہو جاتا۔ اتفاقاً ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ اس کی خبر گیری سیالکوٹ کی ایک خاتون کرتی تھیں جن کا عرف دادی پڑا ہوا تھا۔ ہم بھی اسے دادی ہی کہتے اور دوسرے سب لوگ بھی۔ حضرت خلیفہ اول اسے دادی کہنے پر بہت چڑا کرتے تھے مگر اس لفظ کے سوا شناخت کا کوئی اور ذریعہ بھی نہ تھا۔ اس لئے آپ (حضرت خلیفہ اوّل) بجائے دادی کے اسے جگ دادی کہا کرتے تھے۔ جب مبارک احمد مرحوم بیمار ہوا تو دادی نے کہہ دیا کہ یہ بیمار اس لئے ہوا ہے کہ مرغیوں کے پیچھے بہت جاتا ہے۔ (وہاں مستقل رہتا ہے اور گندی جگہ ہے)۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو حضرت اماں جان سے فرمایا کہ مرغیاں گنوا کر (یعنی کتنی مرغیاں ہیں گن لو) ان بچوں کو اس کی قیمت دے دی جائے اور مرغیاں ذبح کر کے کھالی جائیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارک احمد بہت پیارا تھا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 582-581)

لیکن یہی بیٹا جس کی آپ نے اتنی تیمارداری کی جس کو اتنا پیار کیا، لاڈ کیا۔ جب وفات پا گیا تو اس وقت کے حالات کا نقشہ حضرت مصلح موعود نے مختلف جگہوں پر کھینچا ہے کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا کیفیت ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد مرحوم سے بہت محبت تھی۔ جب وہ بیمار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اتنی محنت اور اتنی توجہ سے اس کا علاج کیا کہ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ حضرت خلیفہ اول بڑے حوصلے والے اور بہادر انسان تھے۔ جس روز مبارک احمد مرحوم فوت ہوا اس روز صبح کی نماز پڑھ کر آپ مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ میرے سپرد اس وقت مبارک احمد کو دوائیاں دینے اور اس کی نگہداشت وغیرہ کا کام تھا۔ میں ہی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ میں تھا، حضرت خلیفہ اوّل تھے، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے اور شاید ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے۔ جب حضرت خلیفہ اول مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بچہ سو گیا ہے۔ مگر درحقیقت وہ آخری وقت تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب مَیں حضرت خلیفہ اول کو لے کر آیا اس وقت مبارک احمد کا شمال کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں تھے۔ حضرت خلیفہ اول بائیں طرف کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبض پر ہاتھ رکھا مگر نبض آپ کو محسوس نہ ہوئی۔ اس پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ حضور مشک لائیں اور خود ہاتھ کہنی کے قریب رکھ کر نبض محسوس کرنی شروع کی کہ شاید وہاں نبض محسوس ہوتی ہو۔ مگر وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور جلدی مشک لائیں اور خود بغل کے قریب اپنا ہاتھ لے گئے اور نبض محسوس کرنی شروع کی اور جب وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو گھبرا کر کہا حضور جلد مشک لائیں۔ اس عرصے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چابیوں کے گچھے سے کنجی تلاش کر کے ٹرنک کا تالہ کھول رہے تھے۔ جب آخری دفعہ حضرت مولوی صاحب نے گھبراہٹ سے کہا کہ حضور مشک جلدی لائیں اور اس خیال سے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت صدمہ ہوگا، باوجود بہت دلیر ہونے کے آپ کے (حضرت خلیفہ اول کے) پاؤں کانپ گئے اور حضرت خلیفہ اول کھڑے نہ رہ سکے اور زمین پر بیٹھ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید نبض دل کے قریب چل رہی ہو اور مشک سے قوت کو بحال کیا جاسکتا ہو مگر ان کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ امید موہوم تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی آواز کے ترعش کو محسوس کیا تو آپ سمجھ گئے کہ مبارک احمد کا آخری وقت ہے اور آپ نے ٹرنک کھولنا بند کر دیا اور فرمایا کہ مولوی صاحب شاید لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ آپ اتنے گھبرا کیوں گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہمیں دی تھی۔ اب وہ اپنی امانت لے گیا ہے تو ہمیں اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔ پھر فرمایا آپ کو شاید یہ خیال ہوا کہ میں نے چونکہ اس کی بہت خدمت کی ہے اس لئے مجھے زیادہ صدمہ ہوگا۔ خدمت کرنا تو میرا فرض تھا جو میں نے ادا کر دیا اور اب جبکہ وہ فوت ہو گیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر پوری طرح راضی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت آپ نے بیٹھ کر دوستوں کو خطوط لکھنا شروع کر دیئے۔

(الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 4 جلد 32 نمبر 61)

(ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہیں جہاں یہ دوائیاں پڑی تھیں وہاں کارڈ بھی پڑے ہوئے تھے جو پوسٹ کارڈ ہوتے ہیں۔ آپ نے بجائے دوائی نکالنے کے پھر کارڈ وہاں سے نکالے، قلم نکالا اور دوستوں کو خط لکھنے شروع کئے جو قریبی تھے) کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 232)

وہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہم سے لے لی۔ تو مومن کا اصل کام یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو وہ جہاں تک ہو سکتا ہے دوسرے کی خدمت کرتا ہے اور اس خدمت کو اپنے لئے ثواب کا موجب سمجھتا ہے مگر دوسری طرف جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوتی ہے تو وہ کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ خدمت کا ثواب مجھے مل گیا لیکن جو جزع فزع کرنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کی مصیبت الگ اٹھاتے ہیں اور آخرت کی مصیبت الگ اٹھاتے ہیں اور اس سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے جو دوہری مصیبت اٹھائے۔ اس جہان کی مصیبت کو بھی برداشت کرے اور اگلے جہان کی مصیبت کو بھی برداشت کرے۔

(ماخوذ از الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 4 جلد 32 نمبر 61)

پھر حضرت مصلح موعود ایک جگہ اسی بارے میں قادیان کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''یہاں رہنے والے لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور مبارک احمد کی بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علاج معالجہ کا کس قدر خیال ہوتا تھا۔ دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اپنے سلسلہ کی ترقی انہی کی زندگی پر سمجھتے تھے۔ ان ایام میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر ہی نہ ہوتا تھا کہ کس طرح علاج ہو اور کیا علاج کیا جائے۔ لیکن ان کی وفات کے وقت کیا ہوا۔ یہی کہ یک لخت آپ کی ایسی حالت بدل گئی کہ حیرت ہی ہو گئی۔ یا تو اتنا

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

جوش کہ صبح سے لے کر شام تک (مولوی عبدالکریم صاحب کا وقت جب آیا تھا اس وقت بھی اور عزیزم مبارک احمد کا یا صاحبزادہ مبارک احمد کا آیا اس وقت بھی) انہی کے علاج معالجہ کا ذکر یا آپ اس بات پر ہنس ہنس کر اور نہایت بشاش چہرہ سے تقریر فرما رہے ہیں کہ ان کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتا دیا ہوا تھا۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 231)

پھر آپ نے اس واقعہ کا ایک جگہ اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے کہ مبارک احمد کی وفات کے بعد "جب آپ گھر سے باہر تشریف لائے۔ (باہر لوگ تھے۔ اس لئے باہر تشریف لے گئے) تو بیٹھتے ہی آپ نے جو تقریر کی اس میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلا ہے اور ہماری جماعت کو اس قسم کے ابتلاؤں پر غم نہیں کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا مبارک احمد کے متعلق فلاں وقت مجھے الہام ہوا تھا کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھا لیا جائے گا۔ اس لئے یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا۔"

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: کہ "پس ہمارا اپنا بھائی بیٹا یا کوئی اور عزیز رشتے دار اگر مر جائے اور اس کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہو تو رنج کے ساتھ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہمیں خوشی بھی ہوگی۔ خوشی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم انہیں غیر سمجھتے ہیں۔ ہم تو انہیں اپنا ہی سمجھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو ان سے بھی زیادہ اپنا سمجھتے ہیں اور یہ ہمارے لئے ناممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے کسی نشان کو چھپائیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا پر اپنی دونوں خوبیوں کو ظاہر کر دیں۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان قہری نشان کو ہم دنیا میں پھیلائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں۔ (مطلب یہ ہے کہ جو مختلف آفات میں مرتے ہیں وہ بھی ہمارے اپنے ہی ہیں۔ وہ بعض قہری نشانوں کی وجہ سے مر رہے ہیں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے فرمائی۔ تو ہمیں دوسروں کو یہ بتانا چاہئے ایک وجہ تو یہ ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں۔ اب یہ نہیں ہے کہ اسی بات پر ہم خوش ہو جائیں کہ یہ لوگ نشان کے طور پر مر گئے بلکہ جو زخمی ہیں، جو مصیبت زدگان ہیں، جو آفت زدہ ہیں، جن کو تکلیفیں پہنچی ہیں اس نشان کے واقعہ ہونے کی وجہ سے ان کی امداد بھی کریں) تا دنیا سمجھے کہ ہم جہاں خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہونے کے بعد اس کی اشاعت میں کسی مصیبت اور ملامت کی پرواہ نہیں کرتے وہاں ہم سے زیادہ ان کا خیر خواہ بھی کوئی نہیں ہے۔ (اور اسی لئے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ان مصیبت زدوں کی امداد کرتی بھی ہے۔) اگر ہم اپنی ان دونوں خوبیوں کو ظاہر کریں گے تو اس وقت خدا کی بھی دونوں قدرتیں ہمارے لئے ظاہر ہوں گی۔ وہ قدرت بھی جو آسمان سے اترتی ہے اور وہ قدرت بھی جو زمین سے ظاہر ہوتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 339-338 خطبہ جمعہ فرمودہ 7؍جون 1935ء)

پس یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ بچے کی خدمت، اس کے علاج کی فکر، اپنے قریبی ساتھی کی فکر، اس کے علاج کی طرف توجہ، پھر نشانات پورے ہونے پر خوشی کا بھی اظہار لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی تو پھر ایسا اظہار کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور احباب جماعت کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کہ اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اور جو اس نے خبریں دی ہیں ان کے پورا ہونے پر جہاں ایک طرف اطمینان ہے وہاں دوسری طرف انسانیت کو جہاں خدمت کی ضرورت ہے وہاں پورے زور سے اور پوری توجہ سے خدمت بھی کرنی ہے۔

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی ذہانت اور ذکاوت کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "میں احساس اور بے حسی کی مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں جنہوں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت صاحب کو مبارک احمد سے کس قدر محبت تھی۔ اس محبت کی کئی وجہیں تھیں۔ اول یہ کہ وہ کمزور تھا اور کچھ نہ کچھ بیمار رہتا تھا۔ اس لئے اس کی طرف خاص توجہ رکھتے تھے اور یہ لازمی بات ہے کہ جس کی طرف خاص توجہ ہو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ دوسرے اگرچہ وہ ہم سے چھوٹا تھا اور اس کی عمر بھی بہت تھوڑی تھی مگر بہت ذہین اور ذکی تھا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی ایک یہ بھی وجہ تھی کہ وہ بہت ذہین اور ذکی تھا۔) اس کی عمر سات سال کی تھی اور وہ اسی عمر میں شعر کہہ لیتا تھا اور عام طور پر اس کے شعر کا وزن درست ہوتا تھا۔ (اتنی چھوٹی عمر میں بھی شعر کہتے تھے اور وزن بھی درست ہوتا تھا۔) اس کی ذہانت اور حافظے کی مثال یہ ہے کہ جب حضرت صاحب نے وہ بڑی نظم جس کی ردیف "یہی ہے" لکھی تو ہم سب کو فرمایا کہ تم قافیہ تلاش کرو۔ اس نے (یعنی صاحبزادہ مبارک احمد نے) ہم سب سے زیادہ قافیے بتلائے جن میں بہت سے عمدہ قافیے تھے۔"

(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ 78-77 خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 1920ء)

پھر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس کا تعلق اس بات سے ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمت بھی کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار ہو سکے۔ فرماتے ہیں کہ "مجھے ایک نظارہ کبھی نہیں بھولتا۔ میں اس وقت چھوٹا سا تھا۔ سولہ سترہ سال کی عمر تھی کہ اس وقت ہماری ایک چھوٹی ہمشیرہ جو چند ماہ کی تھی فوت ہو گئی اور اس کو دفن کرنے کے لئے اسی مقبرے میں لے گئے جس کے متعلق احرار کہتے ہیں کہ احمدی اس میں دفن نہیں ہو سکتے۔ جنازے کے بعد نعش حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں پر اٹھالی۔ اس وقت مرزا اسماعیل بیگ صاحب مرحوم جو یہاں دودھ کی دکان کیا کرتے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے حضور! نعش مجھے دے دیجئے۔ میں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا "یہ میری بیٹی ہے"۔ یعنی بیٹی ہونے کے لحاظ سے اس کی ایک جسمانی خدمت جو اس کی آخری خدمت ہے یہی ہو سکتی ہے کہ میں خود اس کو اٹھا کر لے جاؤں"۔ حضرت مصلح موعود اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ "رب العالمین کا مظہر بننا چاہتے ہو تو تمہارے لئے بھی ضروری ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمات بجا لاؤ۔ اگر تم خدمت دین میں اپنی ساری جائیدادیں دے دیتے ہو۔ اپنی کل آمد اسلام کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیتے ہو تو تم ملکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے۔ (مالکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے) مگر رب العالمین کے مظہر نہیں بنو گے کیونکہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمربستہ رہو"۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 580-579 خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1937ء)

پس یہ خوبصورت وضاحت ہے کہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ اگر غور کریں تو اس کے بڑے وسیع نتائج ہیں جو قوم کو آپس میں مضبوطی سے جوڑ دیتے ہیں۔ اور معاشرے کا ہر حصہ اگر اس پر عمل کرے تو ایک دوسرے کی خدمت کرنے سے ایک خوشگوار معاشرہ بن جاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توکّل، قبولیت دعا، اپنی سچائی پر کامل یقین ہونے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ کپورتھلہ کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا وہاں کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اس نے مخالفانہ رویّہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس پر کپورتھلہ کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دعا کے لئے لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی۔ مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لئے عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اس نے نوکر سے کہا کہ مجھے بوٹ پہنا دو۔ نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا کہ کھٹ کی آواز آئی۔ اس نے اوپر دیکھا تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اس نے پہلے فیصلے کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا اور ان کے ایمان آسمان تک پہنچے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مومنوں کے ایمان اَور بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ یہ غیب کی خبروں کا ہی نتیجہ تھا کہ جو لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان کے دل اس قدر مضبوط ہو گئے کہ اور لوگ تو موت کو دیکھ کر روتے ہیں مگر صحابہ میں سے کسی کو جب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا موقع ملتا تو وہ خوشی سے اچھل پڑتا اور کہتا: فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ کہ رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 28-27)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کے چند منٹ میں پورا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ کبھی بیداری میں ایک نظارہ دکھایا جاتا ہےمگر وہ تعبیر طلب نہیں ہوتا بلکہ فلق الصبح کی طرح اسی رنگ میں ظاہر ہوجاتا ہےجس رنگ میں اللہ تعالیٰ انسان کونظارہ دکھاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کشوف میں ہمیں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی حالت میں دیکھا کہ مبارک احمد چٹائی کے پاس گرا پڑا ہےاوراسے سخت چوٹ آئی ہے۔ابھی اس کشف پر تین منٹ سے زیادہ نہیں گزر رے تھے کہ مبارک احمد جو چٹائی کے پاس کھڑا تھااس کا پیر پھسل گیا۔اسے سخت چوٹ آئی اوراس کے کپڑے خون سے بھر گئے۔

(ماخوذازتفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 447)

پھر قادیان کی ابتدائی حالت کانقشہ اور پھر قادیان کی ترقی اور جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ایک زمانہ وہ تھا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر وہ وقت آیا جب آپ کے ساتھ ہزاروں آدمی تھے اوراب تو لاکھوں تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر کسی زمانے میں پنجاب میں بھی کوئی شخص آپ کا معتقد نہ تھااوراب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں احمدی پھیل گئے ہیں۔اگر یہ سچ بات ہے کہ دنیانہیں مانتی تو پھر اتنے لوگ کہاں سے آ گئے؟‘‘ (اگر ہمیں جماعت احمدیہ کو، حضرت مسیح موعودکو دنیانہیں مانتی تو اتنے لوگ کہاں سے آ گئے اوراب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکوں کے ملک احمدی ہورہے ہیں یا وہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔آپ فرماتے ہیں) ’’یہیں دیکھ لو۔اچھے لوگ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جوحضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ابتدائی زمانے میں آپ پر ایمان لائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس مجمع میں بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی شکل دیکھی۔ زیادہ تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تصویر دیکھی۔ پھر کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے شکل تو دیکھی مگر آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا انہیں موقع نہ ملااور بہت قلیل ایسے ہیں جو غالباً درجنوں سے بڑھ کرنہیں ہوسکتے جنہوں نے آپ کی باتیں سنیں اورآپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا انہیں موقع ملامگر آخر یہ لوگ کہاں سے آئے۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میری پیدائش اور بیعت قریباً ایک ہی وقت سے چلتی ہے۔(ساتھ ساتھ چلتی ہیں) اورجب میں نے کچھ ہوش سنبھالا۔اس وقت کئی سال تبلیغ پر گزر چکے تھےلیکن مجھے اپنے ہوش کے زمانے میں یہ بات یاد ہے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام جب سیر کے لئے نکلتے توصرف حافظ حامد علی صاحب ساتھ ہوتے۔ (یعنی صرف دو آدمی ہوتے۔) ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کا اسی طرف سیر کے لئے آنا ہوا (قادیان کے ایک علاقے کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں کہ اس طرف سیر کے لئے آنا ہوا) مَیں اس وقت چونکہ چھوٹا بچہ تھااس لئے میں نے اصرار کیا کہ میں بھی سیر کے لئے چلوں گا۔اس زمانے میں یہاں جھاؤ کے پودے ہوا کرتے تھے۔(جھاڑیاں ہوتی تھیں وہ جس علاقے کی طرف آپ اشارہ فرمارہے ہیں وہاں جھاڑیاں ہوتی تھیں) اور یہ تمام علاقہ جہاں اب تعلیم الاسلام ہائی سکول، بورڈنگ اور مسجد وغیرہ ہیں ایک جنگل تھااوراس میں جھاؤ کے سوا اَور کوئی چیز نہ ہوا کرتی تھی۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرف سیر کے لئےتشریف لائے اورمیرے اصرار پر مجھے بھی ساتھ لے لیا۔مگرتھوڑی دور چلنے کے بعد میں نے شور مچانا شروع کردیا کہ میں تھک گیا ہوں۔اس پرکبھی مجھے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اٹھاتے اورکبھی حافظ حامد علی صاحب اور یہ نظارہ مجھے آج تک یاد ہے۔تو وہ ایسا زمانہ تھا کہ گوحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کا دعویٰ تھامگر آپ کو ماننے والے بہت قلیل لوگ تھے اورقادیان میں آنے والاتو کوئی کوئی تھالیکن آج یہ زمانہ ہے(یہ 1937ء کی بات ہےجس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ فرمایا ہے) کہ ہمیں باربار یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ قادیان میں ہجرت کرکے آنے سے پیشتر لوگوں کو چاہئے کہ وہ اجازت لے لیں اوراگر کوئی بغیر اجازت کے یہاں ہجرت کرکے آئے تو اسے واپس جانے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔‘‘ (ماخوذازخطبات محمود جلد 18 صفحہ 660-659 خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 1937ء)

پس یہ واقعات یقیناً ایمان اوریقین میں اضافہ کرنے والے ہیں۔خدا تعالیٰ ہم سب کوایمان اوریقین میں بڑھاتا چلا جائے اورہم سب جماعت کے مفید وجود بننے والے ہوں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جومکرمہ محترمہ نسیم محمود صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی کا ہے۔ 27/اپریل 2015ء کوبعمر 58 سال کراچی میں کینسر کی وجہ سے ان کی وفات ہوگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ کے والد نے 1953ء کے پُرآشوب دور میں ایک واقعہ کے بعد ذاتی مطالعہ کر کے جماعت کو قبول کیا تھا۔مخالفتیں بھی بڑے رستے کھولتی ہیں۔ واقعہ یوں تھا کہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب پاکستان ایئرفورس میں ملازم تھے۔لاہور سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے تو رائے ونڈ سے مولویوں کا ایک مجمع ٹرین میں سوار ہوا۔ یہ 53ء کے زمانے کی بات ہے جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پہلا فساد ہوا۔رائے ونڈ سے مولویوں کا مجمع ٹرین میں سوار ہوا کہ ہم جہاد پر جارہے ہیں اور جہاد کیا ہے کہ قادیانیت کواس ملک سے مٹا کردم لیں گے۔ کہتے ہیں کہ ٹکٹ چیکر کے آنے پرسوائے ملک محمد رفیق صاحب اوران کے ساتھی آفیسر کے کسی مولوی سے ٹکٹ برآمد نہ ہونے پر انہوں نے سوچا۔(بغیر ٹکٹ کے گاڑی میں سفر کررہے تھے) کہ اگر یہ مولوی سچے ہوتے اوران کا جہاد حقیقی ہوتا تو یہ بغیر ٹکٹ سفر کرکے ملکی خزانے کونقصان نہ پہنچارہے ہوتے۔اب آجکل تو یہ اوربھی زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بہرحال اس واقعہ کے بعد جب آپ اپنی ملازمت پر کراچی پہنچے تو آفیسر انچارج سے دریافت کیا کہ کیا ہماری یونٹ میں کوئی قادیانی ہےتو معلوم ہونے پر ایک احمدی سے گفتگو اور پھر معلومات حاصل کرکے آخر بیعت کرلی اوراحمدیت میں شامل ہوگئے۔ بہرحال ان کے والد نے اس طرح احمدیت قبول کی اوران کے خاندان میں احمدیت آئی۔

مرحومہ 1987ء سے اب تک کراچی میں ہی ٹیچنگ کے شعبہ سے وابستہ رہیں۔خدا تعالیٰ نے مرحومہ کو 1997ء سے وفات تک جماعتی خدمات کی بھرپور توفیق عطا فرمائی۔ 1997ء سے 2005ء تک آٹھ سال پھر 2007ء سے 2013ء تک چھ سال بحیثیت لوکل صدر لجنہ دودفعہ خدمت کی توفیق پائی۔ پھرآپ کو قیادتوں کے نگران کی حیثیت سے مقرر کیا گیا۔ضلع کراچی کی عاملہ کی ممبر رہیں اوراللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ان کے پسماندگان میں ان کے خاوند مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار ہیں۔آپ کے دونوں بیٹے مبلغ سلسلہ ہیں حافظ سید شاہد احمد صاحب جو نائیجیریا میں ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ یو۔کے میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔یہ والدہ کے جنازے پر جا بھی نہیں سکے۔

یہی حافظ سید مشہود احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والدین نے اپنے دونوں بیٹوں کوقرآن پاک حفظ کرواکر خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔دونوں کو حافظ قرآن بنایا پھر جامعہ میں داخل کروایا۔ والدہ محترمہ نے ہر معاملے میں دین کودنیا پر مقدم رکھااوربچپن سے ہی ہمارے ذہنوں میں یہ بات راسخ کی کہ ہم نے صرف جماعت کی خدمت کرنی ہے۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی رات کوسوتے ہوئے ادعیہ ماثورہ یاد کروانے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے دعائیں کرنا ان کا معمول تھا۔بالخصوص حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں لکھی ہوئی منظوم دعا ’’میرے مولیٰ میری اک دعا ہے‘‘ کے اشعار ترنم اورانتہائی درد کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں۔نیز ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارے بڑے بھائی نے مربی بننا ہےاورتم نے قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے کراچی سے ربوہ جانا ہے۔ بعد میں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ دونوں بھائیوں نے قرآن مجید بھی حفظ کیااور پھر زندگی وقف کرکے جامعہ میں تعلیم بھی حاصل کی اورمبلغ بن کے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مدرسۃ الحفظ میں ہمارے قیام کے دوران ہماری امی جان کراچی سے ربوہ کا تقریباً ہر ماہ سفر کرتیں اوراس دور میں ریل کا نظام بھی بڑا خستہ اورتکلیف دہ تھا۔آپ ہم سے مل کر ہمارا حفظ شدہ حصہ خود بھی سنتیں۔ ہمارے کپڑے دھونے، استری کرنے اور ایک دن خدمت کرنے کے بعد اگلے روز پھر واپس کراچی جا کر (کیونکہ تدریس کے شعبہ سے منسلک تھیں) اپنے سکول میں جا کے تدریسی ذمہ داریاں ادا کرتیں۔گزشتہ دنوں یہ وہاں گئے ہوئے تھے۔اس وقت وہ بیمار تھیں۔ جنازے پر تونہیں جا سکےلیکن بیماری میں جا کر ایک دفعہ مل آئے تھے۔ کہتے ہیں جب وہاں گیا تو مجھے فرمانے لگیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتی ہوں کہ اے میرے مالک مجھے میرے واقفین زندگی بیٹوں کے لئے ابتلا نہ بنانا۔آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا کہ اپنوں غیروں کی بچیوں کی شادیوں کے مسائل اور رشتے کے مسائل حل کرنے میں بہت مدد کیا کرتی تھیں، بڑی تڑپ رکھتی تھیں اوراللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اورافراد جماعت کے ساتھ محض للہ ہمدردی کا جو تعلق تھا وہ بھی نرالا اور بڑی شان والا تھا۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اوران کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اوران کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

۞...۞...۞

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

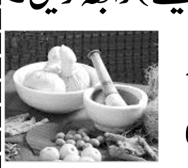

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اورسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

تحریک وقفِ نو کے متعلق تفصیلی ہدایات

(ڈاکٹر شمیم احمد۔انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ لنڈن)

جو احباب اپنے بچوں کو تحریک وقفِ نو میں شامل کرنا چاہتے ہوں یا ان کے بچے پہلے سے شامل ہوں ان کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایات شائع کی جارہی ہیں۔

(1) تحریک وقفِ نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ بچوں کی ولادت سے قبل والدین خود سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں کہ وہ اپنے ہونے والے بچے کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

(2) بعض احباب اپنے رشتہ داروں، عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔ اگر خود خط نہ لکھ سکتے ہوں یعنی اَن پڑھ ہوں تو بھی درخواست والدین کی طرف سے ہونی چاہئے۔ زندگی کا وقف کرنا ایک سنجیدہ معاملہ ہے اس لئے کسی اور کی طرف سے درخواست پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی اور یہی جواب دیا جاتا ہے کہ والدین خود لکھیں۔

(3) بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے جبکہ وقفِ نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔ جو احباب اپنی مقامی جماعتوں میں اندراج کرواتے ہیں اور مرکز کو اطلاع نہیں کرتے ان کے بچوں کو وقفِ نو میں شامل نہیں کیا جاتا۔

(4) مقامی، ضلعی اور نیشنل سیکرٹریانِ وقفِ نو کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بچوں کو اس وقت تک اپنی وقفِ نَو کی فہرست میں شامل نہ کیا کریں جب تک والدین ان کو وکالت وقفِ نو یا شعبہ وقفِ نو مرکزیہ لندن کی طرف سے منظوری اور حوالہ نمبر کا خط نہ دیں۔ ہر بچے اور ان کی فیملی کے لئے ایک مخصوص نمبر الاٹ کیا جاتا ہے۔ سیکرٹریان اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ محض اس بات پر بچے وقفِ نو میں شامل نہیں ہوتے کہ والدین نے کبھی خط لکھ دیا تھا اس لئے لازمی ہے کہ بچہ وقف میں شامل ہوگیا ہے۔

(5) درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پوسٹل ایڈریس حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی نہیں لکھا ہوتا جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہوا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بھجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وقت شعبہ وقفِ نَو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے کارروائی نہیں کی جاسکی۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں جو چار چار خطوط لکھتے ہیں مگر کسی خط پر بھی پتہ نہیں لکھتے اور ہر خط میں یہ شکایت ضرور لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں دیا گیا۔ اس ضمن میں یہ بھی گزارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے اندر خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

(6) بعض احباب لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں ملا یا انہیں حوالہ نمبر وقف نو نہیں بھجوایا گیا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بعض شہروں اور ملکوں میں ڈاک کی خرابی کی وجہ سے خطوط یہاں نہیں پہنچتے یا یہاں سے بھجوائے ہوئے خطوط انہیں موصول نہیں ہو پاتے۔ بعض احباب کو چار چار دفعہ جواب دیں تب ان تک پہنچ پاتا ہے۔

وقف کا خط لکھنے کے بعد یا فارم بھجوانے کے بعد آپ کا پتہ تبدیل ہو جائے یا ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جائیں تو لازمی طور پر شعبہ وقفِ نو کو اطلاع دیں ورنہ جواب آپ کے گزشتہ پتہ پر چلا جائے گا اور آپ کو نہیں ملے گا۔

بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ لکھ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی ممکن نہیں۔

(7) وقف کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوائے جائیں:

(ا) بچہ/ بچی کے والد کا نام ☆ (ب) بچہ/ بچی کی والدہ کا نام ☆ (ج) بچہ/ بچی کے دادا کا نام ☆ (د) گھر کا مکمل پتہ بمعہ ملک کا نام جس پر جواب بھجوایا جاسکے ☆ (ر) خط میں اپنے گھر کا ٹیلیفون نمبر یا موبائل ٹیلیفون نمبر ضرور درج کریں۔ پاکستان کے جو احباب اپنا ٹیلیفون نمبر درج کرتے ہیں انہیں شعبہ وقفِ نو کی طرف سے فون کر دیا جاتا ہے کہ ان کا خط موصول ہو گیا ہے اور کب تک انہیں کاغذات مل جائیں گے۔

بہت کم والدین ہیں جو خط پر تاریخ درج کرتے ہیں جس سے پتہ نہیں چلتا کہ کب فیکس کیا تھا یا خط لکھا تھا۔ اس لئے درخواست ہے کہ لازمی طور پر خط لکھنے کی تاریخ ضرور درج کی جائے۔

یہ بھی درخواست ہے کہ ناموں کو احتیاط سے لکھا جانا چاہئے اور ہمیشہ ایک طرح نام لکھنا چاہئے کیونکہ کمپیوٹر بدلتے ہوئے ناموں میں فرق نہیں کرسکتا جس سے غلطی اور تکرار کا امکان پیدا ہوجاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام عبدالماجد طاہر ہے تو اسے صرف ماجد یا طاہر نہیں لکھنا چاہئے۔ یورپ میں رہنے والوں کی خدمت میں خاص طور درخواست ہے کہ اپنا نام بہت احتیاط سے لکھا کریں اور ویسے لکھا کریں جس طرح پاکستان میں لکھا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام چوہدری رشید احمد آصف ہے تو اسے آصف چوہدری احمد رشید نہیں لکھنا چاہئے۔

(8) بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بھجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور فیکس نمبر درج نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی اپنا پتہ درج فرماتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

جو احباب فیکس کے ذریعہ وقف کی درخواست بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مضمون کے چاروں طرف کم ازکم ایک انچ کا حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو احتمال ہے کہ فیکس میں پتہ پرنٹ ہونے سے رہ جائے۔ پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دیا جاسکتا۔

(9) بعض احباب وقف کا خط لکھتے وقت اسی خط میں بہت سی اور باتیں درج کردیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا خط مختلف شعبوں سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے۔ وقف کی درخواست مختصر لکھیں تو بہتر ہے اور اگر جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا کریں۔

(10) شعبہ وقفِ نَو کی طرف سے جو حوالہ نمبر بھجوایا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے، ایک فائل بنا کر محفوظ کیا جانا چاہئے۔ بعض احباب حوالہ نمبر وقف نو کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ ان کے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بھجوا دیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔ بغیر معیّن کوائف کے ہزارہا بچوں میں سے ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بھجوانا ممکن نہیں۔ اس لئے انہیں لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تا کہ حوالہ نمبر تلاش کیا جاسکے جس سے خط و کتابت کا کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔

حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے براہ راست اور صرف انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو لکھا جائے کیونکہ حوالہ نمبر وقف نو لندن سے جاری کیا جاتا ہے۔ بعض احباب امراء، مربیان یا دیگر دفاتر سے رابطہ کرتے ہیں۔ حوالہ نمبر کے لئے مکمل تفصیلی کوائف کے ساتھ انچارج شعبہ وقفِ نو کو لکھا جانا چاہئے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حوالہ نمبر پہلے سے ہی بھجوایا جاچکا ہو۔

جو والدین لندن سے ارسال کردہ فارم واپس نہیں بھجواتے انہیں یاددہانی کا فارم بھجوایا جاتا ہے اگر وہ فارم بھی واپس نہ آئے اور بچے کی عمر بڑی ہوچکی ہو تو اس وقت بچوں کو وقفِ نو میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بھی نوٹ کرلیا جانا چاہئے کہ محض خط و کتابت کی بنیاد پر بچوں کو وقفِ نو میں شامل نہیں کیا جاتا۔ شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ فارم واپس بھجوایا جائے تا کہ حوالہ نمبر الاٹ کیا جائے جس کے بعد بچے وقف میں شمار ہوسکتے ہیں۔

(11) وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(12) وقف نو کے ضمن میں بہت سالٹریچر نصاب وقف نو، خطبات وقف نو، اردو کے قاعدہ جات وغیرہ شائع ہوچکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی جماعت یا مرکزی جماعت سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کریں اور جو ہدایات ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ یہ کتب اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقفِ نو سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ نیشنل سیکرٹریان یہ کتب اپنے ملکی نظام کے تحت ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل) لنڈن کے توسط سے منگواسکتے ہیں۔

(13) پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہائت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ بعض احباب کئی کئی سال تک اپنے پتہ کی تبدیلی سے آگاہ نہیں کرتے۔ اگر وقف نو کا فارم پُر کرنے کے بعد سے آپ کا پتہ تبدیل ہوگیا ہے اور آپ نے ابھی تک اطلاع نہیں کی تو درخواست ہے کہ فوری طور پر شعبہ ہذا کو اپنے نئے پتہ کی اطلاع دیں اور خط وکتابت کرتے وقت وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں۔ شعبہ وقف نو کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:

Waqf-e-Nou Department (Central)
16 Gressenhall Road, LONDON
SW18 5QL U.K.

(14) وقف نو کی درخواستیں براہ راست شعبہ وقف نَو مرکزیہ لندن کی فیکس پر بھی بھجوائی جاسکتی ہیں۔ دفتر کا فیکس نمبر درجِ ذیل ہے:

44-208544-7643

اس کے علاوہ دفتر ھذا سے ٹیلیفون کے ذریعہ بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ دفتر کا ٹیلیفون نمبر 44-208544-7633 ہے اور دفتری اوقات لندن کے وقت کے مطابق صبح 10 بجے سے شام 7 بجے تک ہیں۔

اس کے علاوہ فوری رابطہ ای میل کے ذریعہ بھی ممکن ہے مگر صرف فوری کاموں کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔ نیز یہ بھی درخواست ہے کہ اس ای میل پر صرف وقفِ نو کے متعلقہ امور کے لئے رابطہ کیا جائے۔ آپ کی ای میل موصول ہونے کے بعد اسی وقت شعبہ وقفِ نو کی طرف سے رسیدگی کی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کی ای میل موصول ہوگئی ہے نیز اس کے ساتھ دیگر ہدایات بھی درج ہوتی ہیں جنہیں پڑھ لینا چاہئے۔

شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کا ای میل ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:

waqfenoulondon@hotmail.co.uk.

(بشکریہ اخبار الفضل مورخہ 24/اپریل 2015)

☆......☆......☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف ۔(۲) کشّاف)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

آپ کے بہتر معاشی حالات، مالی حالات اس بات سے آپ کو غافل نہ کردیں کہ آپ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہیں اور اس امام کو ماننے اور آپ کے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی آج آپ ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہی ہیں۔ان فضلوں کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں اور نہ صرف خود اس تعلیم پر عمل کریں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں

پردہ ایک بنیادی اسلامی حکم ہے اور قرآن کریم میں بڑا کھول کر اس کے بارے میں بیان ہوا ہے

اس ماحول میں اکثر بچے اس لئے بگڑ رہے ہیں کہ وہ ماں باپ کے پیار سے محروم ہوتے ہیں۔ جو توجہ وہ چاہتے ہیں وہ ماں باپ ان کو دیتے نہیں اور ماں باپ جو ہیں وہ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں

پیسہ کمانے کے لئے بچوں کو ایسی جگہوں میں نہ بھیجو جہاں ان کے دین سے دور جانے کا احتمال ہو۔خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہئے جس میں کسی بھی قسم کی بے حجابی کا امکان ہو۔پیسے کمانے کے لئے بچیوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔احمدی بچی کو خاص طور پر ایسی ملازمتوں سے بچنا چاہئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو

صرف روپیہ پیسہ دیکھ کر رشتے نہیں کرنے چاہئیں۔اللہ سے دعا کر کے ہمیشہ رشتے ہونے چاہئیں۔

جماعت احمدیہ سویڈن کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 17 ستمبر 2005ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس وقت جو آپ خواتین یہاں میرے سامنے بیٹھی ہیں۔تین سکنڈے نیوین ملکوں سے آئی ہیں۔ آپ میں سے اکثریت بلکہ ایک لحاظ سے تمام ہی پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہیں۔کچھ شائد ہندوستان سے بھی ہوں۔کئی خاندان یہاں پاکستان سے آکر آباد ہوئے۔آپ میں سے بعض خاندان چالیس پچاس سال پرانے بھی یہاں آباد ہیں جنہوں نے یہاں زندگیاں گزاریں،یہیں بچے پیدا ہوئے،جوان ہوئے،شادیاں ہوئیں،اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے اُن بچوں کی شادیاں بھی ہوگئیں۔یہاں آنے والے اکثر خاندان بلکہ تمام خاندان ہی پاکستان سے یا ان ملکوں سے کسی سختی کی وجہ سے یہاں آئے یا معاشی حالات بہتر کرنے کی وجہ سے آئے۔اور الحمد للہ کہ یہاں آنے والے تمام خاندان ہی پہلے کی نسبت بہت بہتر معاشی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن یہ بہتر معاشی حالات آپ کو دین سے،اسلام کی خوبصورت تعلیم سے غافل نہ کردیں۔ یہ بہتر معاشی حالات آپ کو اس بات سے غافل نہ کردیں کہ آپ کے باپ دادانے،بزرگوں نے بڑی قربانیاں دے کر احمدیت کو قبول کیا تھا اور پھر یہ کوشش کی تھی کہ اپنی نسلوں میں بھی اس انعام کو جاری رکھیں۔آپ کے بہتر معاشی حالات، مالی حالات اس بات سے آپ کو غافل نہ کردیں کہ آپ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہیں اور اس امام کو ماننے اور آپ کے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی آج آپ ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہی ہیں۔ ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں۔بچوں کے لئے تعلیم کے مواقع میسر ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کئے آپ کو اللہ تعالیٰ کا مزید شکر گزار بننا چاہئے۔اور کسی ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ یہ سب کچھ میرے خاوند یا میرے باپ یا میرے بیٹے کی زور بازو اور محنت کا نتیجہ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے جو آپ کو ملا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام روشن کرنے والی بنیں۔ان فضلوں کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں اور نہ صرف خود اس تعلیم پر عمل کریں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں۔خاص طور پر لڑکوں کی بڑی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ ان ملکوں میں نئے شامل ہونے والے احمدی جو یہاں کے مقامی ہیں اور بعض دوسری قوموں کے بھی ہیں اور ان میں سے بھی اکثریت عورتوں کی ہے انہوں نے آپ کے نمونے دیکھنے ہیں۔یہ ٹھیک ہے کہ جن عورتوں نے یعنی یہاں کی مقامی عورتوں نے مردوں کے ساتھ شادیاں کی ہیں وہ ان مردوں کے نمونے بھی دیکھیں گی اور اتنا ہی دین سیکھیں گی اور سمجھیں گی جتنا ان کے پاکستانی خاوند یا پرانے احمدی خاوند دین پر عمل کرتے ہیں۔اس لئے مردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان کی تربیت کریں۔مردوں کو میں اس سے باہر نہیں کر رہا۔لیکن عورتوں کے ماحول میں جب یہ نئی عورتیں آئیں گی یعنی نئی احمدی ہونے والی عورتیں آئیں گی جنہوں نے بیعت کی ہے اور احمدیت میں شامل ہوئی ہیں تو وہ آپ عورتوں کے نمونے بھی دیکھیں گی۔لجنہ کے اجلاسوں میں،اجتماعوں میں وہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا اور عمل دیکھیں گی۔دینی احکام کی آپ کتنی پابندی کرتی ہیں وہ یہ سب کچھ دیکھیں گی۔آپ جس طرح اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں وہ دیکھیں گی۔اور اگر آپ لوگوں کے قول وفعل میں تضاد ہوگا،اگر آپ کے رویّے اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں گے۔اگر آپ ایک دوسرے کی عزت اور احترام نہیں کر رہی ہوں گی تو آپ ان کے لئے ٹھوکر کا باعث بن سکتی ہیں۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ عورتوں کی جو پرانی احمدی عورتیں ہیں جو پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں آئی ہیں یہ ہے کہ آپ اپنے نمونے ان لوگوں کے سامنے قائم کریں۔ایسے نمونے قائم کریں جو اسلام کی حسین تعلیم کے نمونے ہیں تاکہ نئے شامل ہونے والوں کی تربیت بھی ہوسکے اور آپ کے ان نمونوں کی بدولت اور آپ کے ان نمونوں کی وجہ سے آپ کے لئے تبلیغی میدان میں بھی وسعت پیدا ہوسکے۔آپ احمدیت اور اسلام کا پیغام بھی آگے پہنچا سکیں۔آپ کے لئے مزید راستے کھل سکیں جن پر چل کر آپ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچائیں گی۔ یاد رکھیں آپ کے نمونوں کو دنیا بڑے غور سے دیکھتی ہے۔

آج یہاں ان ملکوں میں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہوگئے ہیں۔مختلف جگہوں سے لوگ آئے ہیں جن میں عرب کے مختلف ممالک کے لوگ بھی شامل ہیں ترکی وغیرہ کے لوگ بھی شامل ہیں اور دوسری قوموں کے بھی ہیں۔تو ان مسلمان ملکوں کے لوگ جو یہاں آئے ہیں ان کو جب آپ تبلیغ کرتی ہیں یا مرد تبلیغ کرتے ہیں تو آپ کا اسلام پر عمل اگر ان سے بہتر نہیں ہے تو وہ آپ سے سوال کریں گے کہ تم میں ہماری نسبت کیا بہتری ہے؟ اسلام کے مطابق تمہارے کیا عمل ہیں جو ہمارے سے بہتر ہیں؟۔ پہلے یہ بتاؤ کہ زمانے کے امام کو مان کر تم نے اپنے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے جو ہمیں کہہ رہی ہو کہ ہم بھی اس امام کو مان لیں۔

مَیں پہلے بھی ایک دفعہ بیان کر چکا ہوں۔مثال دے چکا ہوں کہ انہی ملکوں میں، مغرب میں ہی ہمارے ایک مبلغ ترکوں میں تبلیغ کے لئے گئے تو ان ترکوں نے کہا کہ کون سے صحیح دین کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو۔تمہاری عورتیں تو خود اس پر عمل نہیں کرتیں۔تو اس بیچارے نے بڑا شرمندہ ہو کر پوچھا کہ ہماری عورتوں کے کیا عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں؟ کیا برائی ہے جو تم نے ہم میں دیکھی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اسلام میں ایک حکم پردہ کا بھی ہے۔ ہماری عورتیں برقعہ پہنتی ہیں، اکثر پردہ کرتی ہیں جب کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں بغیر حجاب اور پردے کے پھرتی ہیں۔تو جن چند ایک کو انہوں نے دیکھا ان سے انہوں نے پوری جماعت احمدیہ کو اس پیمانہ پر رکھا حالانکہ میرے خیال میں ایسی چند ایک ہوں گی۔تو دیکھیں ان چند لڑکیوں یا عورتوں کی وجہ سے ان لوگوں نے احمدیت کے بارے میں بات سننے سے ہی انکار کر دیا۔ایسی عورتیں یا لڑکیاں جماعت کی بدنامی کا باعث علیحدہ بنیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہمیں بدنام نہ کریں۔یہ الفاظ میرے ہیں، کچھ اس قسم کے ملتے جلتے الفاظ ہی ہیں۔تو دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر پھر ایسی باتیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

پردہ ایک بنیادی اسلامی حکم ہے اور قرآن کریم

میں بڑا کھول کر اس کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ لوگ جو قرآن کریم غور سے نہیں پڑھتے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں اتنی سختی نہیں کی۔ یہ تو ایسا واضح حکم ہے جو بڑا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اور پہلے بھی میں دو تین دفعہ کہہ چکا ہوں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شائد میں ہی اس کو سختی سے زیادہ بیان کر رہا ہوں۔ حالانکہ میں وہ بیان کر رہا ہوں جو قرآن کریم کے مطابق ہے۔ میں وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کریم کہتا ہے۔ قرآن کریم پردہ کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ یہ لمبی آیت ہے اس میں حکم ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (النور:32) کہ اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ (النور:32) اور پھر لمبی فہرست ہے کہ باپوں کے سامنے، خاوندوں کے سامنے، بیٹوں کے سامنے جو زینت ظاہر ہوتی ہے وہ ان کے علاوہ باقی جگہ آپ نے ظاہر نہیں کرنی۔

اب اس میں لکھا ہے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لو۔ تو بعض کہتے ہیں کہ گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈالنے کا حکم ہے اس لئے گلے میں دوپٹہ ڈال لیا یا سکارف ڈال لیا تو یہ کافی ہوگیا۔ تو ایک تو یہ حکم ہے کہ زینت ظاہر نہ کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب باہر نکلو تو اتنا چوڑا کپڑا ہو جو جسم کی زینت کو بھی چھپاتا ہو۔ دوسری جگہ سر پر چادر ڈالنے کا بھی حکم ہے۔ اسی لئے دیکھیں تمام اسلامی دنیا میں جہاں بھی تھوڑا بہت پردہ کا تصور ہے وہاں سر ڈھانکنے کا تصور ضرور ہے۔ ہر جگہ حجاب یا نقاب اس طرح کی چیز لی جاتی ہے یا سکارف باندھا جاتا ہے یا چوڑی چادر لی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (النور:32) بڑی چادروں کو اپنے سروں سے گھسیٹ کر سینوں تک لے آیا کرو۔ بڑی چادر ہو سر بھی ڈھانکا ہو اور جسم بھی ڈھانکا ہو۔ باپوں اور بھائیوں اور بیٹوں وغیرہ کے سامنے تو بغیر چادر کے آسکتی ہو۔ اب جب باپوں اور بھائیوں اور بیٹوں کے سامنے ایک عورت آتی ہے تو شریفانہ لباس میں ہی آتی ہے۔ چہرہ وغیرہ ننگا ہوتا ہے۔ تو فرمایا کہ یہ چہرہ وغیرہ ننگا جو ہوتا ہے یہ باپوں اور بھائیوں اور بیٹوں اور ایسے رشتے جو محرم ہوں، ان کے سامنے تو ہو جاتا ہے لیکن جب باہر جاؤ تو اس طرح ننگا نہیں ہونا چاہئے۔ اب آج کل اس طرح چادریں نہیں اوڑھی جاتیں۔ لیکن نقاب یا برقع یا کوٹ وغیرہ لئے جاتے ہیں۔ تو اس کی بھی اتنی سختی نہیں ہے کہ ایسا ناک بند کرلیں کہ سانس بھی نہ آئے۔ سانس لینے کے لئے ناک کو ننگا رکھا جا سکتا ہے لیکن ہونٹ وغیرہ اور اتنا حصہ، دہانہ اور اتنا ڈھانکنا چاہئے۔ یا تو پھر بڑی چادر لیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سر پر اوڑھیں، خود بخود پردہ ہو جاتا ہے، بڑی چادر سے گھونگٹ نکل آتا ہے۔ یا اگر اپنی سہولت کے لئے برقع وغیرہ پہنتے ہیں تو ایسا ہو جس سے اس حکم کی پابندی ہوتی ہو۔ تنگ کوٹ پہن کر جو جسم کے ساتھ چمٹا ہو یا سارا چہرہ ننگا کر کے تو پردہ، پردہ نہیں رہتا وہ تو فیشن بن جاتا ہے۔ پس میں ہر ایک سے کہتا ہوں کہ اپنے جائزے خود لیں اور دیکھیں کہ کیا قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق ہر ایک پردہ کر رہا ہے۔

نئی آنے والی احمدی بہنوں سے میں کہتا ہوں کہ آپ نے احمدیت اور اسلام کی تعلیم کو سمجھ کر قبول کیا ہے۔ آپ یہ نہ دیکھیں کہ آپ کے خاوند کیسے احمدی ہیں یا دوسری خواتین کیسی احمدی ہیں۔ آپ اپنے نمونے بنائیں۔ اسلامی تعلیمات کی خالص مثال قائم کریں۔ اپنے خاوندوں کو بھی دین پر عمل کرنے والا بنائیں۔ اپنے بچوں کو بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق تربیت دیں۔ اور دوسری پرانی پیدائشی احمدی بہنوں کو بھی، اپنے نمونے قائم کر کے ان کے لئے بھی تربیت کے نمونے قائم کریں۔ ان کے لئے بھی آپ مثال بنیں۔ بعض دفعہ بعد میں آنے والی نیکی اور تقویٰ میں پہلوں سے آگے نکل جاتی ہیں۔ افریقہ میں بھی میں نے دیکھا ہے پردہ کی پابندی اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والی کئی خواتین ہیں جو مثال بن سکتی ہیں۔ امریکہ میں بھی وہاں کی مقامی کئی ایسی خواتین ہیں جو احمدی ہوئیں اور مثال بن گئیں۔ جرمنی میں بھی کئی خواتین ایسی ہیں جنہوں نے بیعت کی اور مثال بن گئیں۔ یہاں آپ کے ملکوں میں بھی ایسی خواتین ہیں۔ ان ملکوں میں بھی کئیوں کی پردے کی بڑی اچھی مثالیں ہیں اور دوسرے احکامات پر عمل کرنے کی بھی مثالیں ہیں۔ تو نئی بیعت کرنے والیاں ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر کسی پاکستانی عورت میں کوئی برائی دیکھیں تو ٹھوکر نہ کھائیں۔ چند اگر بُری ہیں تو بہت بڑی اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی بھی ہیں۔ پھر آپ نے کسی مرد یا عورت کی بیعت نہیں کی بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کر کے جیسا کہ میں نے کہا پرانی احمدیوں کے لئے بھی تربیت کے سامان پیدا کریں۔ اس سے آپ کو دوہرا ثواب ہوگا آپ دوہرے ثواب کما رہی ہوں گی۔

پردہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورت بند ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں جنگوں میں بھی جایا کرتی تھیں۔ پانی وغیرہ پلایا کرتی تھیں۔ دوسرے کاموں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسلام کے بہت سے احکام کی وضاحت اور تشریح ہمیں حضرت عائشہؓ کے ذریعہ سے ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے آدھا دین سکھایا ہے۔ اس لئے روشن خیالی، تعلیم حاصل کرنا، علم حاصل کرنا بھی بچیوں کے لئے ضروری ہے۔ اور ضرور کرنا چاہئے۔ نہ صرف اپنے لئے ضروری ہے بلکہ آئندہ ان بچوں کے لئے اور ان نسلوں کے لئے بھی ضروری ہے جو آپ کی گودوں میں پلنے اور بڑھنے اور جوان ہونے ہیں اور جنہوں نے احمدیت کی خدمت کرنی ہے۔ اگر مجبوری سے کسی کو کام کرنا پڑتا ہے، کسی جگہ ملازمت کرنی پڑتی ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ان باتوں کا بہانہ بنا کر، ان ملازمتوں کا، نوکریوں کا یا تعلیم حاصل کرنے کا بہانہ بنا کر پردے نہیں اترنے چاہئیں۔ اور یہاں مقامی جیسے کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے ڈینش یا سویڈش شائد چند نارویجین بھی ہوں۔ مجھے ابھی کوئی ملی نہیں وہ تو کم ہیں۔ اس طرح پاکستانی خواتین بھی ہیں جو پڑھتی بھی ہیں، کام بھی کرتی ہیں، لیکن پردہ میں۔ تو جو پردہ کی وجہ سے کام یا پڑھائی میں روک کا بہانہ کرتی ہیں ان کے صرف بہانے ہیں۔ نیک نیّت ہو کر اگر کہیں اس وجہ سے روک بھی ہے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ جہاں ملازمت کرتی ہیں ان کو بتائیں تو کوئی پابندی نہیں لگاتا کہ حجاب اتارو یا سکارف اتارو یا برقع اتارو۔ اور پھر نیک نیتی سے کی گئی کوششوں میں اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ”اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں“۔ یعنی اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھیں۔ ”وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدّنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے“۔ بعض پیشے ایسے ہیں، بعض کام ایسے ہیں، بعض ملک ایسے ہیں جہاں کام کرنے بھی پڑتے ہیں، باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ تو وہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس پر پابندی نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ”باہر نکلنا منع نہیں ہے، وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے۔ اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں“۔ جس طرح مرد نیکیاں کرتے ہیں عورتیں بھی نیکیاں کرتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ عورتیں نیکیوں میں مردوں سے بڑھ جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں عورتوں کی بڑی کثیر تعداد ہے جو مردوں سے نیکیوں میں بڑھی ہوئی ہے، ہر جگہ اور ہر ملک میں ہے۔

فرمایا کہ: ”اسلام نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ اسلام شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔ یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔“

یورپ میں اب یہ پردے کا بڑا شور اٹھتا ہے۔ فرمایا کہ یورپ کو دیکھو کہ کیا ہوتا ہے۔ اب آپ دیکھ لیں، یہاں غیر ضروری آزادی کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد ہی طلاقیں بھی ہوتی ہیں اور گھر بھی برباد ہوتے ہیں۔ اور یہ نسبت مشرق کے مقابلے میں مغرب میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ یہاں جو طلاقیں ہیں یا ایک عرصہ کے بعد گھر برباد ہوتے ہیں، مشرقی معاشرہ میں اتنے نہیں ہوتے یا ایسے معاشرے میں جہاں اسلام کی صحیح تصویر پیش کی جاتی ہے۔ اور آج کل یہاں جن لوگوں نے پاکستان سے آ کر یورپ کے اثر کو قبول کیا ہے ہمارے چند ایک پاکستانی احمدی بھی اس میں شامل ہو چکے ہیں، دوسرے تو اکثر ہیں، وہ چاہے لڑکے ہوں یا لڑکیاں اس معاشرہ کے اثر کو قبول کرنے کی وجہ سے اپنے گھر برباد کر رہے ہیں۔ اور اسی لئے آج کل دیکھ لیں آپ پاکستانی خاندانوں میں بھی طلاقیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ذرا سی ناراضگی کی وجہ سے یا کوئی لڑکی علیحدگی لے لیتی ہے یا لڑکا علیحدگی لے لیتا ہے، طلاق لے لیتا ہے۔

تو آپؑ آگے فرماتے ہیں کہ: ”اسلام تقویٰ سکھانے کے واسطے دنیا میں آیا ہے۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 297-298۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اور بات جس کی طرف مَیں احمدی خواتین کو توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ بچوں کی تربیت ہے۔ ان ملکوں میں آکر آپ پر کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے صرف معاشی حالات بہتر کرنے نہیں آئیں بلکہ جس طرح معاشی حالات بہتر ہوتے ہیں اس طرح ہی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور ان میں سے بہت بڑی ذمہ داری بچوں کی تربیت ہے۔ اگر یہ ذمہ داری احسن طور پر آپ نبھا لیں تو یہ فکریں بھی دور ہو جائیں گی کہ اگلی نسلوں کو یورپ کی جو بعض گندی باتیں ہیں اُن سے کس طرح بچانا ہے۔ آزاد ماحول سے کس طرح بچانا ہے۔ اس ماحول کی اچھائیاں تو آپ اختیار کریں۔ یہاں اچھائیاں بھی ہیں لیکن برائیوں سے بچنے کی بھی انتہائی کوشش کرنی ہوگی۔ ان قوموں میں کھلے دل سے آپ کی بات سننے کا بڑا حوصلہ ہے۔ آپ کو انہوں نے اپنے ملک میں جگہ دی ہے، یہاں آباد کیا ہے۔ یہ بھی بڑے حوصلے کی بات ہے۔ یہ بھی ان ملکوں کی بڑی خوبی ہے۔ احمدیوں کو خاص طور پر ان کی مجبوریوں کی وجہ سے یہاں مغرب میں پناہ ملی ہے۔ سچائی کا عمومی معیار بھی ان لوگوں کا

ارشاد حضرت امیر المومنین

”اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔“

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 8 نومبر 2013)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز سونگڑہ اُڈیشہ

ایشینز (Asians) کی نسبت بہت اونچا ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ سچائی کی تعلیم اور بڑی شدت سے سچائی کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔لیکن بہرحال آزادی کے نام پر یہاں ان ملکوں میں بعض اخلاق سوز حرکتیں بھی ہوتی ہیں۔ان سے آپ نے خود بھی بچنا ہے اور اپنے بچوں کو بھی بچانا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ(انعام:152) اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اس کے بہت سے معانی کئے جاتے ہیں۔قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانے کی تعلیم ہے۔کوئی اولاد کو اس طرح قتل نہیں کرتا کہ چھری پھیری جائے۔ پھر اس کا مطلب یہی ہے کہ ایسی تربیت نہ کرو جس سے تمہاری اولاد برباد ہو جائے۔ اب تربیت کرنے کے لئے مختلف طریقے ہیں۔ان ملکوں میں جہاں بچوں کے لئے حکومت خرچ دیتی ہے رزق کی تنگی کا تو کوئی خوف نہیں ہے۔ چھوٹے بچوں کو خرچ ملتا ہے۔ بڑے ہو جائیں اور گھر میں رہ رہے ہوں تو تب بھی جو خرچ ملتا ہے اس سے تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔ اَور بھی باتیں ہیں۔تو یہاں ان ملکوں کے لحاظ سے، آپ کی نسبت کے لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ ماں باپ دونوں پیسے کمانے کے شوق میں کام پر چلے جاتے ہیں۔ بچوں کو یا گھروں میں چھوڑ جاتے ہیں یا بڑے بہن بھائی کے، جن کی خود بھی ابھی تربیت کی عمر ہوتی ہے، ان کے سپرد کر جاتے ہیں۔ پھر بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے ایک آزادی ہوتی ہے کہ بچوں کو اگر کچھ بھی نہ دے کر جائیں تو یہاں بچے خود ہی (کیونکہ ماں باپ تو موجود ہوتے نہیں) ایسی فلمیں یا انٹرنیٹ پر ایسے پروگرام یا دوسری چیزیں ہیں ان میں مصروف ہو جاتے ہیں جن سے اور بہت سی بیہودہ قسم کی باتیں ان کو پتہ لگ جاتی ہیں۔ حالانکہ بچوں کو ایسی فلمیں وغیرہ نہیں دیکھنی چاہئیں کہ ان کو دیکھ کر اخلاق خراب ہوتے ہیں۔ یا ماں باپ کے سر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے ذرا بڑی عمر کے جو بچے ہوتے ہیں وہ زیادہ تر باہر وقت گزارتے ہیں اور ماحول کی برائیوں میں پڑ جاتے ہیں ۔یا بعض ایسی خوفناک قسم کی شکائتیں آجاتیں ہیں کہ بعض لوگ اپنے بچوں کو اپنی طرف سے کسی قابل اعتبار شخص کے سپرد کر جاتے ہیں خاص طور پر لڑکیوں کو اور وہ ایسے گندے ذہن کے ہوتے ہیں کہ وہ ان بچیوں کے ساتھ ایسے بہیمانہ سلوک کر دیتے ہیں کہ ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔مگر ماں باپ اس فکر میں ہیں کہ ہم نے تو اپنے خرچ پورے کرنے ہیں ۔ایسے خرچ جو غیر ضروری بھی ہیں اور نہ بھی کئے جائیں تو ان سے بچت ہو سکتی ہے۔ بعضوں نے جوڑے بنانے ہیں، بعضوں نے زیور بنانا ہے۔اور بعضوں کو اتنا سخت کریز (craze) ہوتا ہے جوڑوں اور زیوروں کا کہ اگر نیا جوڑا ہر فنکشن میں نہ پہنا جائے تو سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہو گئی۔تو اس سے بھی بچنا چاہیئے۔صرف جوڑوں اور زیوروں کی خاطر کمائیاں نہ کریں۔ ضرورت کے تحت کرنی ہو تو ٹھیک ہے۔ پیسہ کمانے کے شوق میں بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے اور اس طرح بچے ماں باپ کی مکمل توجہ نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ خاوند کی جو اولاد ہے اُس کی وہ نگران ہے۔ اس لئے ماؤں کو، عورتوں کو بہرحال بچوں کی خاطر قربانی دینی چاہیئے، گھر میں رہنا چاہیئے۔ جب بچے سکول سے آئیں تو ان کو ایک پرسکون محبت والا ماحول میسر آنا چاہیئے۔ جائزہ لے لیں اس ماحول میں اکثر بچے اس لئے بگڑ رہے ہیں کہ وہ ماں باپ کے پیار سے محروم ہوتے ہیں۔ ماں باپ کے پیار کے بھوکے ہوتے ہیں اور وہ ان کو ملتا نہیں۔ ان کو توجہ چاہیئے۔ اور جو توجہ وہ چاہتے ہیں وہ ماں باپ ان کو دیتے نہیں۔ اور ماں باپ جو ہیں وہ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔

پھر اس قتل نہ کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ پیسہ کمانے کے لئے ایسی جگہوں میں نہ بھیجو جہاں ان کے دین سے دور جانے کا احتمال ہو۔ جہاں یہ امکان ہو کہ وہ دین سے دور چلے جائیں گے۔ بعض والدین پیسے کے لالچ میں کہ زیادہ سے زیادہ پیسہ آئے، اپنے بچوں کو جب وہ ابتدائی بنیادی تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں تو چھوٹی عمر میں ہی ایسی جگہوں پر، ریسٹورانٹوں میں، کلبوں میں یا اور جگہوں پر ملازم کرا دیتے ہیں جہاں ان کے اخلاق خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو ماؤں نے اگر اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی ہوگی اور ایک درد کے ساتھ تربیت کی ہوگی تو ایک تو بچے خود بھی پڑھائی کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے اور معمولی تعلیم حاصل کر کے معمولی اور لغو نوکریاں تلاش نہیں کریں گے۔ اور اگر کوئی ایسا ہو بھی جو تعلیم میں اچھا نہ ہو تو ماں کی تربیت کی وجہ سے ماں کی بات ماننے والا ہوگا۔ اور اگر ملازمت بھی کرے گا تو ایسی کرے گا جو بہتر ملازمت ہوگی۔ خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہیئے، ضرور محفوظ رکھنا چاہیئے جس میں کسی بھی قسم کی بے حجابی کا امکان ہو۔ پیسے کمانے کے لئے بچیوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔ اور جو بچیاں نوجوان ہیں، باشعور ہیں، عقل والی ہیں اور ضد کر کے ایسے کام کرنے کی کوشش کرتی ہیں انہیں بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ بھی اب بڑی ہو گئی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہو کر ہمیں بدنام نہ کریں۔ اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی آپ کے پاک مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ کو اپنے اردگرد بعض ایسے احمدی کہلانے والوں کے نمونے نظر آجائیں گے جو دنیاوی گند میں پڑ گئے ہیں اور دوسرے لوگوں میں بھی نظر آتے ہیں۔ پس احمدی بچی کو خاص طور پر ایسی ملازمتوں سے بچنا چاہیئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو۔

پھر اب بعض دفعہ رشتے کرنے کے معاملات آجاتے ہیں تو اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایسی جگہ رشتہ نہ کریں جہاں دین نہ ہو اور صرف دنیاوی روپیہ پیسہ نظر آرہا ہو۔ اس کو دیکھ کر رشتہ کر رہے ہو کہ ہماری بیٹی کے حالات اچھے ہو جائیں گے یا ہمارا بیٹا کاروبار میں ترقی کرے گا تو یہ چیزیں بیشک دیکھیں لیکن ایسے خاندان کا جہاں رشتے کر رہے ہیں یا ایسے لڑکے یا لڑکی کا جہاں رشتہ کر رہے ہیں دین بھی دیکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رشتہ کرتے وقت سب سے اہم چیز دین ہے جو تمہیں دیکھنا چاہیئے۔ بعض کہتے ہیں ہم نے اس خاندان کو دیکھا ہے۔ بڑا نیک خاندان تھا یہ تھا وہ تھا اور اس کے باوجود ایسے حالات ہو گئے۔ تو آج کل تو لڑکے کی اپنی دینی حالت کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ ہر جگہ حالات ایک جیسے ہیں۔ دنیا اتنا زیادہ دنیاداری میں پڑ چکی ہے کہ جب تک خود لڑکے کی تسلی نہ ہو جائے، کسی قسم کے رشتے نہیں کرنے چاہئیں کہ صرف پیسہ ہے اس کو دیکھ کر رشتہ کر لیا۔ ایسے بہت سارے رشتے تکلیف دہ ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن اگر صرف دنیا دیکھیں گے تو یہ بچیوں کو دین سے دور کرنے والی بات ہوگی۔ کئی ایسی بچیاں ہیں جو ایسے رشتوں کی وجہ سے جماعت سے تو کٹی ہیں، اپنے گھر والوں سے بھی کٹ گئی ہیں۔ ان سے بھی وہ ملنے نہیں دیتے۔ پس صرف روپیہ پیسہ دیکھ کر رشتے نہیں کرنے چاہئیں۔ اللہ سے دعا کر کے ہمیشہ رشتے ہونے چاہئیں۔ اور اسی طرح اور بھی قتل اولاد کی بہت ساری مثالیں ہیں۔ جہاں جہاں تربیت میں کمی ہے وہ قتل اولاد ہی ہے۔

پس ہمیشہ اولاد کی فکر کے ساتھ تربیت کرنی چاہیئے اور ان کی راہنمائی کرنی چاہیئے۔ عورتوں کو اپنے گھروں میں وقت گزارنا چاہیئے۔ مجبوری کے علاوہ جب تک بچوں کی تربیت کی عمر ہے ضرورت نہیں ہے کہ ملازمتیں کی جائیں۔ کرنی ہیں تو بعد میں کریں۔ بعض مائیں ایسی ہیں جو بچوں کی خاطر قربانیاں کرتی ہیں حالانکہ پروفیشنل ہیں، ڈاکٹر ہیں اور اچھی پڑھی لکھی ہیں لیکن بچوں کی خاطر گھروں میں رہتی ہیں۔ اور جب بچے اس عمر کو چلے جاتے ہیں جہاں ان کو ماں کی فوری ضرورت نہیں ہوتی، اچھی تربیت ہو چکی ہوتی ہے تو پھر وہ کام بھی کر لیتی ہیں۔ تو بہرحال اس کے لئے عورتوں کو قربانی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو اعزاز بخشا ہے کہ اس کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے وہ اسی لئے ہے کہ وہ قربانی کرتی ہے۔ عورت میں قربانی کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جو عورتیں اپنی خواہشات کی قربانی کرتی ہیں ان کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے۔ اگر اس کی بعض خواہشات خاوند کی آمد سے پوری نہ ہوتی ہوں مثلاً جیسے کسی کا زیور یا کپڑے دیکھ کر، جیسے کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے، اگر اس کا دل چاہے کہ میرے پاس بھی ایسا ہی ہو لیکن اپنے بچوں کی تربیت کے لئے وہ قربانی کرتی ہے تو یقیناً اس قربانی کی وجہ سے، اس کی اس سوچ کی وجہ سے کہ میرے بچے اچھی تربیت پا جائیں مجھے دنیاوی چیزوں کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اور ایسے بچے پھر فرمانبردار اور نیک بچے بن کر اس دنیا میں بھی ایک جنّت بنا رہے ہوتے ہیں اور نیکیوں پر قدم مارنے اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے یہ اپنے لئے اگلی دنیا میں بھی جنت بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ مائیں بھی نہ صرف جنّتیں بنانے والی ہیں بلکہ جنّت کو حاصل کرنے والی بھی ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک ماں جس کی وجہ سے اس کے بچوں کو جنّت مل رہی ہے اس کو اللہ میاں کہے کہ نہیں تم کو جنّت نہیں مل سکتی۔ اس کو تو اور زیادہ ضمانت دی جا رہی ہے کہ تم جنت میں جانے والی ہو۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اس دنیا میں بھی جنت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے گا اور وہ اس کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے جس طرح مجھ سے امید رکھتے ہیں ویسا ہی میں ان سے سلوک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرط ہے۔

پس ہر احمدی عورت کو اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے، اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیئے کہ ایک تو اس نے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ اور پیغام کو پہنچانے میں وہ ممدّ و معاون بن سکے اور اپنے اندر اسلامی تعلیمات رائج کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے والی ہو۔ دوسرے دعا کے ساتھ ہمیشہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے والی ہو۔ انہیں ہلاکت سے بچانے والی ہو اور جب آپ اس طرح ہوں گی تو آپ کی تربیت کی وجہ سے آپ کی اولادیں نسل در نسل جنّت کی ضمانت دیتی چلی جانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 مئی 2015)

☆......☆......☆

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 9مئی 2015ء بروز ہفتہ، قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ بشریٰ بھٹی صاحبہ(اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب بھٹی۔ٹوٹنگ، یوکے)

6مئی 2015 کو مختصر علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت منشی محمد عبداللہ سیالکوٹی صاحبؓ کی پوتی اور حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحبؓ کی نواسی تھیں۔آپ 1993 میں پاکستان سے ہجرت کر کے یوکے آئی تھیں اور یہاں ٹوٹنگ میں رہائش پذیر تھیں۔آپ نے اپنے حلقہ میں چھ سال تک صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کے ساتھ گہرا اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ(اہلیہ مکرم غلام رسول صاحب مرحوم،کراچی)

10اپریل 2015ء کو 90سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت منشی خادم علی صاحبؓ اور دادی حضرت حاکم بی بی صاحبہؓ آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کو 1904ء میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت بہادر، مہمان نواز، غریب پرور، کفایت شعار، باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرنے والی، بڑی وفادار، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ) آج کل فرانس میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2)مکرم مولوی عبداللطیف صاحب پریمی (ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ،ربوہ)

یکم اپریل 2015ء کو نیویارک میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ دیرینہ خادم سلسلہ تھے۔آپ نے کچھ عرصہ غانا میں بھی خدمت دین میں گزارا۔ اس کے بعد ریٹائر ہونے تک وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ میں خدمات بجالاتے رہے۔خلافت سے گہری وابستگی اور والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔نہایت سادہ، نیک ،دعاگو، مخلص اور فدائی انسان تھے۔

(3)مکرم ابوسومر سلیمان محمد قرحیلی صاحب (آف سیریا)

گزشتہ دنوں سیریا میں باغیوں کی قید کے دوران 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ نے 2012 میں احمدیت قبول کی۔نواحمدی ہونے کے باوجود جماعت سے بہت محبت رکھتے تھے۔ بہت مخلص باوفا، نرم دل، نیک اور صالح انسان تھے۔آپ کا جماعت سے تعارف MTA کے ذریعہ ہوا تھا۔حضور انور کے خطبات اور MTA کے پروگرام باقاعدگی سے دیکھتے تھے اور جماعتی کتب اور رسالہ ''التقویٰ''شوق سے پڑھا کرتے تھے۔ بیعت کے معاً بعد تمام چندہ جات کی ادائیگی شروع کردی تھی اور نماز اور دعائیں سیکھ کر نہ صرف خود پڑھتے بلکہ اپنے بچوں کو بھی سکھاتے تھے۔ بہت حکمت کے ساتھ اپنے ماحول میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ طبیعت میں بہت انکساری تھی۔ لوگوں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔مرحوم اپنی فیملی میں اکیلے احمدی تھے۔

(4)مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ (بیوت الحمد کوارٹر، ربوہ)

6اپریل 2015 کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ 1972 میں اپنے والد مکرم گل محمد میمن صاحب مرحوم اور بچوں کے ساتھ بیعت کرکے ربوہ منتقل ہوئیں۔آپ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت کیلئے سلائی کڑھائی کا کام کرکے ان کی اعلیٰ تعلیم کیلئے کوشاں رہتیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعاگو، تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بے ضرر، مہمان نواز، چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مشکلات میں کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا۔ خلافت سے محبت، عقیدت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے بیٹے مکرم مدثر احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ) مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں نائب معتمد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔آپ نے وفات کے بعد اپنی آنکھیں عطیہ کے طور پر نور آئی ڈونرز کو پیش کی تھیں۔

(5)مکرم محمد رمضان صاحب (ابن مکرم مجید احمد صاحب،کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ)

4مارچ 2015 کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جرمنی میں وفات پاگئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ چھ سات ماہ قبل ہی جرمنی آئے تھے۔آپ ایک مخلص ،نیک اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں والدین ،بہن بھائی کے علاوہ اہلیہ اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(6)مکرمہ طیبہ مسعود صاحبہ(اہلیہ مکرم مسعود احمد ریحان صاحب،اسلام آباد)

20اپریل 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم مبلغ افریقہ کی بیٹی تھیں۔آپ بہت عبادت گزار ،دعاگو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے گہری محبت اورعقیدت کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7)مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ(اہلیہ مکرم شریف احمد ڈیڑھوی صاحب،ربوہ)

14مارچ 2015 کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش ، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک اورمخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ناخواندہ ہونے کے باوجود اولاد کی تعلیم وتربیت پر بہت توجہ دی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے دونواسے مکرم نصیر اللہ صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ گھانا میں اور مکرم نصر اقبال صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(8)مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ(اہلیہ مکرم ساجد محمود صاحب۔قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان)

2اپریل 2015 کو صرف 23 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ بہت وفاشعار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے وقف نو بیٹے کی بہت اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(9)مکرم حاجی طارق منور احمد صاحب (خسر مکرم ساجد محمود صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان)

13اپریل 2015 کو اپنی بیٹی مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ کی وفات کے چندروز بعد وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک، مخلص اور دعاگو انسان تھے۔

(10)مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ(اہلیہ مکرم انور علی گل صاحب،احمد آباد سانگرہ)

5اپریل 2015 کو 68سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کو 1964ء میں بیعت کرکے جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔آپ اپنے خاندان کی پہلی احمدی خاتون تھیں۔آپ کے دیگر بہن بھائیوں کو 1984 میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔قبول احمدیت کے بعد آپ اور آپ کے بھائیوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے نہ صرف خود انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا بلکہ دوسروں کو بھی صبر کرنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند ،انتہائی ملنسار، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11)مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ(اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب ضلع سیالکوٹ)

13اپریل 2015 کو 47 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کو تقریباً20 سال صدر لجنہ اماء اللہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ پیشہ کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کے اجلاسات بڑی باقاعدگی کے ساتھ منعقد کیا کرتی تھیں۔ نہایت ملنسار ،ہمدرد، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی سننے کی تلقین کرتی تھیں۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

کلام الامام

''خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہوجاتے ہیں۔نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کردیتی ہے اور ذریعہ قرب الٰہی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

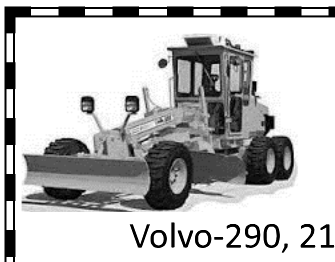
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 26اپریل 2015 کو مکرم مولوی سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ انچارج ممبئی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم انوار الحق خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ مکرم مبین خان صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ظفر علی خان صاحب معلم سلسلہ نے ''آنحضرتؐ کی سیرت کے چند پہلو'' اور مکرم عبادت الحق خان صاحب نے ''آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔''

(پرویز احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

جماعت احمدیہ باران میں مورخہ 23مارچ 2015 کو مکرم احسان بیگ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فرحان احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم عطاء اللہ خان صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد سلیمان خان کاٹھات، معلم باران)

جماعت احمدیہ بوندی راجستھان میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت بیان کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رضوان احمد کاٹھات، معلم بوندی)

جماعت احمدیہ سُہاوا میں 25 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مزمل احمد صاحب اور مکرم شوقین کاٹھات صاحب مبلغ انچارج اجمیر نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رشید خان، معلم سلسلہ)

جماعت احمدیہ ورنگل میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور مسجد کے احاطہ میں وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم شبیر یعقوب صاحب امیر ضلع ورنگل کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تین تقاریر ہوئیں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، معلم کنڈور)

جماعت احمدیہ چٹیالہ ضلع ورنگل میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو مکرم محمد باشاہ میاں صاحب صدر جماعت چٹیالہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعود کی اہمیت کے موضوع پر تیلگو زبان میں تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد ولی باشاہ، معلم جماعت چٹیالہ)

یوم تبلیغ

مورخہ 27راپریل 2015 کو جماعت احمدیہ شموگہ میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ پروگرام کے تحت شموگہ سے 20 کلومیٹر دور بھدروانی مقام پر ایک ٹیم بھیجی گئی اور جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر خصوصی طور پر 2 چرچوں کے فادر صاحبان سے ملاقات کر کے انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا اور کتاب ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم'' بزبان کنڑ ادی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ یوم تبلیغ سعید روحوں کو اسلام احمدیت کے قریب لانے والا ہو۔ آمین (طارق احمد ادریس۔ مبلغ سلسلہ شموگہ)

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

تربیتی اجلاس

مورخہ 25راپریل 2015 کو احمدیہ مسلم مشن چندی گڑھ میں مکرم محمد احسان احمد صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز ثاقب احمد نے کی۔ عزیز عباس احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے ''والدین کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ سمیع الرحمن، مربی ومشنری انچارج چنڈی گڑھ)

شموگہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ کا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

مجلس اطفال الاحمدیہ شموگہ کرناٹک کی جانب سے مورخہ یکم اپریل تا 15راپریل 2015 ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم میر اعظم زکریا صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کے ساتھ اس کیمپ کا افتتاح کیا۔ خاکسار اور مکرم مولوی عبد الواحد خان صاحب مربی سلسلہ نے بچوں کی تعلیمی کلاسیں لیں۔ اس کیمپ میں کل 45 بچے شامل ہوئے جن میں 9 بچیاں بھی تھیں۔ مورخہ 16راپریل کو نماز مغرب وعشاء کے بعد اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ جس میں علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (طارق احمد ادریس، مربی سلسلہ شموگہ)

قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بسلسلہ تعلیم القرآن اراکین مجلس انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلہ میں کہتا ہوں کہ کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن خاص طور پر انصار اللہ کو، کیوں کہ ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا۔ اور اسی لئے ان کے یہاں ایک قیادت اس کیلئے ہے جو ''تعلیم القرآن'' کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں...... انصار اللہ کے ذمہ خلافتِ ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا، کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں، گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں۔'' (خطبہ جمعہ 24رستمبر 2004ء)

معزز اراکین مجلس انصار اللہ بھارت اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقف عارضی کی عظیم الشان الٰہی تحریک کے تحت دو سے چھ ہفتے وقت کی قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور قرآن کریم کو پڑھنے پڑھانے کے جہاد کبیر میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

معلومات کیلئے رابطہ نمبر: 01872-220861, 09872022708, 09417411702

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 4788: میں حسینہ بیگم زوجہ مکرم محمد درویش علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 1998 ڈاکخانہ کن کوتا ضلع دھولپور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2015-4-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 7 گرام (22 کریٹ)۔ زیور نقرئی 7 تولہ۔ حق مہر -/24000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بابو خان الامۃ: حسینہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7289: میں مختار شیخ ولد مکرم اسیر الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن گنتال ڈاکخانہ کانڈی ضلع مرشد آباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-11-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2.50 (ڈھائی) بیگھ کھیتی زمین۔ میرا گزارہ آمد از جائداد ماہوار -/1870 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرؤف العبد: مختار شیخ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7290: میں نسیم احمد ولد مکرم زکی احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن 205 نیو پارک اسٹریٹ، کولکاتہ صوبہ ویست بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-9-29 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جمال شریعت احمد العبد: نسیم احمد گواہ: ظہور الحق

مسل نمبر 7291: میں مطیع الرحمن ولد مکرم مہر مُلّا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال تاریخ بیعت 1970 ساکن 205 نیو پارک اسٹریٹ، کولکاتہ صوبہ ویست بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-9-29 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک کمرہ مٹی سے بنا ہوا مع 33 ڈسمل گھر زمین۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہور الحق العبد: مطیع الرحمن مُلّا گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7292: میں طاہر محمود ولد مکرم سعید احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن 159 پارک اسٹریٹ، کولکاتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-11-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ قادیان میں ایک مکان (محمود منزل)۔ کولکاتہ شہر میں دو مکان، تین دکانیں، دو فلیٹ اور تین فیکٹریاں (دو کرایہ کی اور ایک ذاتی) ہیں۔ (یہ تمام جائداد پانچ بھائیوں اور ایک بہن میں مشترک ہے)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہور الحق العبد: طاہر محمود گواہ: جمال شریعت

مسل نمبر 7293: میں ناصر محمود ولد محترم محمود عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن D-70 تل جالا روڈ، کولکاتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-11-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہور الحق العبد: ناصر محمود گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 7294: میں سید نور القدر ولد مکرم سید محمد احسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت 57 سال تاریخ بیعت 2003-2-14 ساکن 205 نیو پارک اسٹریٹ، کولکاتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-11-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہور الحق العبد: سید نور القدر گواہ: جمال شریعت

مسل نمبر 7295: میں نیرہ خورشید بنت مکرم مطلوب احمد خورشید صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: احمدیہ مسجد، نزد ڈی۔ آئی۔ ٹی، خوردہ صوبہ اُڈیشہ۔ مستقل پتہ: نزد بائی پاس، 3 نمبر برج، بھدرک، صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-11-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 گرام (22 کریٹ)، زیور نقرئی 8 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مطلوب احمد خورشید الامۃ: نیرہ خورشید گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7296: میں مرشدہ خاتون زوجہ مکرم وحید النبی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن تالگرام، بھرتپور، ضلع مورشد آباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2014-11-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 22 کریٹ 4 تولہ۔ حق مہر بذمہ خاوند -/18,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وحید النبی الامۃ: مرشدہ خاتون گواہ: غلام مصطفیٰ

بقیہ منصف کا جواب از صفحہ 2

اوران لوگوں میں جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ اس پر جو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اُمّیّین یعنی موجودین میں رسول بھیجنا تو ظاہر ہے جو لوگ ابھی آئے ہی نہیں ان میں بھیجنے کا کیا مطلب ہوگا۔ اس کا جواب بیان القرآن میں یہ دیا ہے کہ ان میں بھیجنے سے مراد ان کے لئے بھیجنا ہے۔ کیونکہ لفظ فی عربی زبان میں اس معنے کے لئے بھی آتا ہے۔

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ آخرین کا عطف یُعَلِّمُهُمۡ کی ضمیر منصوب پر ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم دیتے ہیں اُمّیّین کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو ابھی اُن کے ساتھ نہیں ملے۔ (اختارہ فی المظہری)''

(معارف القرآن جلد ہشتم صفحہ 435-436 مطبع، احمد پرنٹنگ پریس ناظم آباد کراچی، ناشر ادارۃ المعارف کراچی، مارچ 2005)

مفتی صاحب نے جو لفظی معنوں کی بحث اُٹھائی ہے، معلوم نہیں کہ خود ان کو مغالطہ لگا ہے یا وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف وہ یہ کہتے ہیں کہ آخرین سے مراد ''قیامت تک آنے والے مسلمان سب کے سب مومنین اولین صحابۂ کرام ہی کے ساتھ ملحق سمجھے جائیں گے'' ساتھ ہی وہ یہ بھی کہہ جاتے ہیں کہ ''یہ بعد کے مسلمانوں کے لئے بڑی بشارت ہے'' اگر سب مسلمان ہی صحابہ کے ساتھ ملحق سمجھے جائیں گے تو پھر یہ بعد کے مسلمان کون ہیں!

دوسرا علمی نکتہ، جس کے متعلق ہمارا حسن ظن ہے کہ مفتی صاحب کو سمجھ میں آ گیا ہوگا لیکن کسی ''مصلحت'' کی وجہ سے اس پر سے پردہ نہیں اُٹھایا اور سادہ لوح مسلمانوں کو ''ان میں'' اور ''ان کے لئے'' کے گورکھ دھندے میں اُلجھا دیا، یہ ہے کہ اس جگہ آنحضور ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ ایک امیین میں اور دوسری آخرین میں۔ ''ان میں'' اور ''ان کے لئے'' کے الفاظ سے مفتی صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دراصل آنحضرت ﷺ کی بعثت ایک ہی ہے ہاں صحابہ قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے آنحضور ﷺ کا زمانہ نہیں پایا کیا وہ بھی صحابہ کا درجہ پائیں گے اور ان کے ساتھ بھی رضی اللہ عنہ کا لقب لگے گا؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو پھر امت کے چوٹی کے بزرگان جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا زمانہ نہیں پایا وہ اس لقب سے مشرف کیوں نہیں ہوئے۔ کیوں آج بھی امت کے مومنین کو رضی اللہ عنہ کے لقب سے ملقب نہیں کیا جاتا؟

اس کا جواب اس ''مصلحت'' میں چھپا ہے جس کے پیش نظر آج کل کے یہ علما آنحضور ﷺ کی دوسری ظلی بعثت کا انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ جب آنحضور ﷺ دوبارہ ظلی طور پر مبعوث ہوں گے تو اس وقت جو آپ کے ساتھی ہوں گے وہ صحابہ کا درجہ پائیں گے اور ان کے ساتھ رضی اللہ عنہ کا خطاب لگے گا۔

وہ مصلحت یہ ہے کہ اگر ان باتوں کا اقرار کر لیا تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو سچا ماننا پڑے گا اور یہ ان سے ہو نہیں سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے ساتھ ہی انہیں خدا کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے، قرآن کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ قرآن کریم واضح طور پر آنحضور کی دو بعثتوں کا ذکر فرماتا ہے۔ ایک امیین میں اور دوسری آخرین میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ نکتہ یاد رہے کہ آیت و آخرین منھم میں آخرین کا لفظ مفعول کے محل پر واقع ہے گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدرہ کے یوں ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ و یعلّم الآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور بھی ہیں جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور جیسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 209)

نیز فرمایا: ''آنحضرت ﷺ کے لئے دو بعث مقدر تھے۔ (1) ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے (2) دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 260)

نیز فرمایا: ''آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں آنحضرت ﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔'' (ایضاً صفحہ 263)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی تصدیق کہ آنحضور ﷺ کی دو بعثتیں ہوں گی ایک آخرین میں اور دوسری امیین میں، گزشتہ صلحائے امت کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''اَمَّا الْحَقِيْقِيُّ فَعَلٰى ضُرُوْبٍ......وَتَارَةً اُخْرٰى بِاَنْ تَشْتَبِكَ بِحَقِيْقَةِ رَجُلٍ مِنْ اٰلِهٖ اَوِ الْمُتَوَسِّلِيْنَ اِلَيْهِ كَمَا وَقَعَ لِنَبِيِّنَا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ۔''

(تفہیمات الٰہیہ جز و ثانی تفہیم نمبر 228 صفحہ 198 مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور 1936)

یعنی حقیقی بروز کی کئی اقسام ہیں......کبھی یوں ہوتا ہے کہ ایک شخص کی حقیقت میں اس کی آل یا اس کے متوسلین داخل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہدی سے تعلق میں اس طرح کی بروزی حقیقت وقوع پزیر ہوگی۔ یعنی مہدی آنحضور ﷺ کا حقیقی بروز ہے۔

اسی طرح امام عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرح فصوص الحِکم میں لکھا ہے کہ ''مہدی کا باطن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہے (صفحہ 52)

شیخ محمد اکرم صابری اپنی کتاب ''اقتباس الانوار'' صفحہ 52 پر لکھتے ہیں کہ ''وہ محمد ﷺ ہی تھے جنہوں نے آدم کی صورت میں دنیا کی ابتدا میں ظہور فرمایا۔ اور محمد ﷺ ہی ہوں گے جو آخری زمانے میں خاتم الولایت امام مہدی کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔''

اسی طرح حضرت ملّا جامیؒ، حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ اور حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے۔

پھر ''تفسیر القرطبی'' مصنفہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، تفسیر ''اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن'' مصنفہ محمد الامین بن محمد بن المختار الجنکی الشنقیطی، ''التفسیر الکبیر'' مصنفہ الامام فخر الدین الرازی ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسین القرشی الطبرستانی وغیرہ میں بھی آیت کریمہ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر میں یہی لکھا گیا ہے کہ اس میں دراصل آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے ایک اولین میں اور دوسری آخرین میں۔

اب حل طلب بات یہ رہ جاتی ہے کہ وہ آخرین کون ہیں۔ اس کا جواب بخاری کی اس مشہور حدیث سے مل جاتا ہے جس میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۂ جمعہ آپؐ پر نازل ہوئی (اور آپؐ نے ہمیں سنائی) جب آپ نے یہ آیت پڑھی وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر آخرین کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ آپؐ نے اس وقت سکوت فرمایا۔ مکرر سکرر سوال کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھ دیا (جو اس وقت مجلس میں موجود تھے) اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا ستارہ کی بلندی پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ وہاں سے بھی ایمان کو لے آئیں گے۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ جمعہ)

اس حدیث کے الفاظ پر غور کرنے سے مفتی اعظم پاکستان کے ''مصلحت انگیز'' بیان سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان آخرین سے آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے لیکر امت محمدیہ میں آنے والے تمام مسلمان مراد لیتے ہیں جبکہ اس حدیث کے الفاظ کچھ اور ہی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آخرین کا وہ گروہ اس وقت ظاہر ہوگا جب ایمان ثریا پر جا چکا ہوگا۔ جبکہ آنحضور ﷺ نے اپنے بعد تین صدیوں کو خیر القرون کہا ہے جس کا مطلب ان تین صدیوں میں ایمان ثریا پر نہیں گیا تھا اس لحاظ سے ان تین صدیوں کے مسلمانوں کو تو بہر حال آخرین نہیں کہا جا سکتا۔

پھر ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی بھی خبر ہے جس کا مطلب ہے کہ ایمان کی تجدید ہوتی رہے گی اور کچھ کچھ ایمان کی رمق باقی رہے گی حتی کہ وہ وقت آ جائے گا جب مکمل طور پر ایمان دلوں سے مفقود ہو چکا ہوگا۔ جس کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی ملتا ہے جس میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر بھی ایک زمانہ آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا جیسے ایک جوتا دوسرے کے ساتھ برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس کھلم کھلا آیا تھا میری امت میں ہوگا جو اس طرح کرے گا۔ اور بے شک بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں متفرق ہوگی۔ اس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگا جو خدا کے نزدیک جنتی ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے فرمایا وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوں گے۔ (مشکوٰۃ مترجم جلد 1 صفحہ 57-58)

اس تمام تحقیق سے واضح ہوا کہ آنحضور ﷺ کی ایک بعثت آیت کریمہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا کے تحت عرب کے اُمّیّین میں ہوئی اور دوسری بعثت و آخرین منھم کے تحت خیر القرون اور فیج اعوج کی تاریک صدیوں کے بعد آخری زمانے میں ہونی تھی۔ پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری جمالی اور دونوں بعثتوں میں ایمان لانے والے خوش نصیب افراد کو صحابہ کا درجہ ملنا تھا۔ درحقیقت یہی وہ خوش نصیب مومنین ہیں جن کے متعلق مفتی پاکستان لکھتے ہیں کہ آخرین سے مراد بعد کے مسلمان ہیں اور ان کے لئے بڑی خوشخبری ہے (یعنی احمدی)۔ یہ بات الگ ہے کہ علمائے مسلمین ان کو ایک عام مسلمان بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ عام مسلمان کیا انسان ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔

تعجب ہے معترض کی عقل پر اسے مفتی پاکستان کا یہ حوالہ نظر نہیں آیا جس میں انہوں نے تمام مومنین کو صحابہ کا ہم پلہ قرار دے دیا۔ اب تمام مومنین کے متعلق تو ہم نہیں کہہ سکتے ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہے کہ خدا ان کو کیا مقام عطا فرماتا ہے۔ ہاں امام مہدی اور مسیح موعود کے رفقا تو بہر حال یہ درجہ پانے والے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جبکہ آنحضور ﷺ نے خود انہیں اپنے اور اپنے صحابہ کے طریق پر چلنے والا بتایا ہے۔

اسی طرح مسلم کی ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے آنے والے مسیح موعود کے رفقا کو چار مرتبہ اصحابہ بیان فرمایا ہے (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ و مامعہ)

معاندین احمدیت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر وہ مفتی پاکستان کی تفسیر کو درست مانتے ہیں تو پھر اپنی جماعت کے لوگوں کو صحابہ اور رضی اللہ عنہ کا خطاب دیں۔ یہی تو بد دیانتی ہے کہ باوجود تمام مومنین کو صحابہ کے ہم پایہ یقین کرنے کے یہ ان کو وہ درجہ نہیں دیتے کیونکہ دل سے جانتے ہیں کہ ہماری یہ توجیہہ درست نہیں۔ صحابہ کا درجہ مسیح موعود اور امام مہدی کی جماعت کو ہی ملے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آیت کریمہ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ہے۔ تمام اکابر مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہوں گے اور صحابہ رضی اللہ عنھم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت سے فیض اور ہدایت پائیں گے۔ پس...... یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 249)

اب ذرا معترضین ان حقائق پر بھی غور فرمائیں:

شیعہ صاحبان اپنے ائمہ کو عَلَيْهِ السَّلَام لکھتے ہیں جبکہ یہ نبیوں کی اصطلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (سورۃ الصافات: 182) یعنی سلامتی ہو رسولوں پر۔ یہی وجہ ہے کہ انبیا کی وفات کے بعد بھی ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام لگایا جاتا ہے۔ مگر شیعہ کتب میں اماموں کے نام کے ساتھ بھی 'علیہم السلام' لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ سنیوں میں بھی اس کی مثال ہے۔

مولانا اسماعیل صاحب شہید کے خطبہ امارت صفحہ 13 پر درج ہے کہ ''حضرت ابو طالب علیہ السلام'' اور خود مولانا اسماعیل شہید کے لئے 'علیہ السلام' لکھا ہوا ہے۔ (مؤلفہ مولوی نجم الحسن کراروی پشاور۔ انوار الشیعہ صفحہ 18 و 324)

اسی طرح ترجمہ فتاویٰ عزیز جلد نمبر 1 صفحہ 15 پر حضرت مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محلی لکھتے ہیں کہ 'علیہم السلام' کا لفظ قرآن و حدیث کی رو سے غیر انبیاء کے لئے ثابت ہے۔ تعجب ہے بالکل نیا دین گھڑ رہے ہیں، ان کو کوئی نہیں پکڑتا۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر

افسوس! مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قارئین بدر کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان مورخہ 10 مئی 2015 کو پچانوے سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز عشاء محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں اہالیان قادیان اور بھارت کی مختلف جماعتوں سے ریفریشر کورس میں شمولیت کیلئے آئے ہوئے معلمین کرام نے شرکت کی۔ قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کرائی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 مئی 2015ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا :

”نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا پہلا ہے مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کا جو 10 مئی 2015ء کو پچانوے سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم آخری عمر تک چلتے پھرتے رہے۔ وفات سے چار روز قبل احمدیہ چوک میں ایک سڑک حادثے میں گرنے کی وجہ سے کنپٹی پر چوٹ لگی جس کی وجہ سے چار روز امرتسر ہسپتال میں داخل رہے اور اس کے بعد نور ہسپتال میں وفات ہوگئی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے خاندان کو خلافت اولیٰ کے زمانے میں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مرحوم ضلع شیخوپورہ کے گاؤں سیّدوالا کے رہنے والے تھے۔ 1946ء میں جب آپ نے فوج کی ملازمت چھوڑ کر قادیان میں رہائش اختیار کی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں تو مرحوم نے بتایا کہ فوج کی سروس چھوڑ کر ذاتی کام شروع کرنے لگا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مجھے آپ کی خدمت کی ضرورت ہے اور اس وقت حالات پارٹیشن کے بھی ہو رہے تھے۔ 47ء کی بات ہے 46ء میں نوکری چھوڑی تو ہجرت کرکے آپ نے پاکستان میں نہیں جانا۔ قادیان میں ہی قیام رکھیں۔ چنانچہ آپ قادیان میں ہی ٹھہرے اور اس طرح آپ 313 درویشان قادیان میں شامل ہوگئے اور بڑی سعادتمندی سے درویشی کے دن گزارے۔ آپ کو سالہا سال صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں بالخصوص دار المسیح میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کو 2006ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں درویشوں کے نمائندے کے طور پر شرکت کی توفیق ملی اور عالمی بیعت میں بھی ہندوستان کے نمائندے کی توفیق آپ کو ملی اور آپ سب سے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم لطیف صاحب سلسلہ کی خدمت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ کی اہلیہ کی وفات 30 مئی 2014ء کو ہوئی تھی انہوں نے اپنے درویش شوہر کا ساتھ دیتے ہوئے درویشانہ زندگی بڑے صبر کے ساتھ بسر کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے رہیں۔“ (ادارہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

ہوئے پھر پرہیزگاری قائم رہے۔ غرض خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیا اور اولیا کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر یک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بہ پایہ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ اسی ارادے کو پورے کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ (دو حصے آتے ہیں) ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہوجائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہوسکتے۔

اور دوسرا حصہ انبیا اور اولیا کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہوجائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا صاحب اقبال ہونا صاحب دولت ہونا صاحب اختیار ہونا صاحب اقتدار ہونا صاحب طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے دکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگزر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بداندیشوں کی خیرخواہی بجا لانا۔ دولت سے دل نہ لگانا دولت سے مغرور نہ ہونا دولتمندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کرم اور جود اور بخشش کا دروازہ کھولنا اور دولت کو ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلہ ظلم و تعدی نہ بنانا۔ (حکومت اگر طاقت ہاتھ میں آجائے تو اس کی وجہ سے ظلم نہ کرنا) یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جن کے ثبوت کے لئے صاحب دولت اور صاحب طاقت ہونا شرط ہے۔ اور اسی وقت یہ بہ پایہ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں۔ پس چونکہ بجز زمانۂ مصیبت وادبار و زمانۂ دولت و اقتدار (کمزوری اور مصیبت کا زمانہ اور دولت اور اقتدار کا زمانہ) یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہوسکتے۔ غرض جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔

آپ فرماتے ہیں اور خدا نے اس ذات مقدس پر انہی معنوں کرکے وحی اور رسالت کو ختم کیا کہ سب کمالات اس وجود باجود پر ختم ہوگئے **وھذا فضل اللہ یؤتیہ من یشاء**۔ پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے آپ مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اِس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ سب سے کامل انسان اور کامل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں فرماتے ہیں کہ وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قوی کے پرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیا امام الاصفیا ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض احسانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اس نے ہمارے لئے ایک ایسا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا جو کریم ہے تمام امور خیر میں صاحب خیر ہے کمالات کے تمام انواع میں ہر رنگ میں سبقت لے جانے والا ہے۔ تمام رسولوں اور نبیوں کا خاتم ہے۔ ام القریٰ میں آنے والا موعود نبی جو سچ مچ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس کے فیض یابوں کی زبانیں ہر وقت اس کی ستائش سے تر رہتی ہیں اور وہ اس رو سے بھی کامل ستائش کا مستحق ہے کہ اس نے امت کی خاطر انتہائی مشقت و محنت اپنے اوپر لی اور دین کی عمارت کو بلند کیا اور اس لئے بھی کہ وہ ہمارے لئے ایک روشن اور تاباں کتاب لایا اور اس لئے بھی کہ اسے اپنے خداوند رب العالمین کے پیغاموں کو پہنچانے میں ہمارے لئے طرح طرح کے ایذاؤں کا نشانہ بننا پڑا۔ پھر اس لئے بھی کہ جو کچھ پہلی کتابوں میں ناتمام اور ناقص رہا تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل کیا اور ہمیں افراط اور تفریط سے اور دیگر عیوب و نقائص سے پاک شریعت عطا کی اور اخلاق کو کمال تک پہنچایا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد وہی نبی آسکتا ہے جس کی تربیت آپ کے فیضان سے ہوئی ہو اور آپ کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہو اور کوئی نبی نہیں آسکتا اور ختم نبوت سے مراد نبوت کے کمالات کا ہمارے نبی افضل الرسل والانبیاء پر ختم ہونا ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد وہی نبی آسکتا ہے جو آپ کی امت میں سے اور آپ کے کامل تر پیروؤں میں سے ہو جس نے تمام کا تمام فیضان آپ ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ ہی کے نور سے منور ہوا ہو۔

پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ اب شفیع صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

پس یہ چند اقتباسات جو میں نے ان بے شمار اقتباسات میں سے لئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں۔ اسی طرح اسلام کی مختلف تعلیمات کی وضاحت کے بارے میں بھی ایک خزانہ ہے جو آپ نے پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام کے نام نہاد علمبرداروں کو بھی عقل دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق صادق کی باتوں کو سنیں اور عامۃ المسلمین کی صحیح رہنمائی کرنے والے یہ بنیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے دو جنازوں کا ذکر خیر فرمایا پہلا جنازہ مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کا ہے جنکی 10 مئی 2015ء کو 95 سال کی عمر میں قادیان میں وفات ہوئی تھی۔ دوسرا جنازہ مکرمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ کا ہے جنکی 6 مئی 2015ء کو 80 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات ہوئی تھی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** حضور انور نے ہر دو مرحومین کے خاندانی پس منظر، اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرماتے ہوئے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

۞...۞...۞

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”نماز وہ ہے جس میں سوزش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 21 May 2015 Issue No. 21

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 15؍مئی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ جمعہ میں میں نے بتایا تھا کہ پنجاب حکومت نے جماعت کے بعض جرائد اور کتب پر پابندی لگائی ہے کہ ان کی اشاعت نہیں ہوسکتی یا ڈسپلے وغیرہ نہیں ہوسکتا اور اس بات کی وہاں کی بعض اخبارات نے خبریں بھی دیں۔ آجکل فون پر ہی تصویری عکس میسیجز اور مختلف قسم کے جو طریقے ہیں پیغام بھیجنے کے ان کے ذریعہ سے منٹوں میں خبریں دنیا میں گردش کر جاتی ہیں۔ مجھے بھی لوگ خط لکھتے ہیں یہ سن کے دیکھ کے۔فیکس وغیرہ کے ذریعہ سے پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں ہیں اور ابتداء سے ہی جب سے کہ جماعت احمدیہ قائم ہے اس قسم کی حرکتیں یہ لوگ کرتے چلے آ رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ان حرکتوں سے نہ پہلے کبھی جماعت کو نقصان پہنچا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی پہنچے گا۔ نہ ہی یہ پہنچا سکتے ہیں نہ ہی کسی ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدائی مشن کو ان باتوں سے روک سکے۔ ان علماء نام نہاد علماء اور ان کی طرف دیکھنے والی حکومتوں کو احمدیت کی ترقی دیکھ کر حسد کے اظہار کا کوئی بہانہ چاہئے۔اس حسد میں یہ اتنے اندھے ہیں کہ عقل پر ان کے بالکل پردے پڑ جاتے ہیں۔ بظاہر پڑھے لکھے لوگ جاہلوں سے بڑھ کر اپنی حالتوں کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔کبھی انہوں نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ یہ دیکھیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح بیان فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ سب کچھ کس خوبصورتی سے پیش کیا جاتا ہے۔ انصاف پسند مسلمان جو ہیں عربوں میں سے بھی اور دوسری قوموں میں سے بھی جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے جب جماعت کا لٹریچر دیکھتے ہیں کتب دیکھتے ہیں اور پھر پتا لگتا ہے کہ حقیقت کیا ہے تو حیران ہوتے ہیں کہ ان نام نہاد علماء نے جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار سمجھتے ہیں کس طرح جھوٹ اور فریب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات کو تعلیمات کو آپ کی تحریرات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی شان کو کس طرح بیان فرمایا ہے ہمارے جو لائیو ٹی وی پروگرام ہوتے ہیں ایم۔ٹی۔اے کے ان میں بھی اور خطوط کے ذریعہ سے بھی اس بات کا اکثر یہ لوگ اظہار کرتے ہیں جو ابھی احمدی نہیں ہوئے کہ ہمیں اس مقام اور اس شان کا اب پتا لگا ہے۔نہیں تو ان علماء نے تو ہمیں جہالت کے پردے میں رکھا ہوا تھا۔لوگوں پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیت کی دشمنی میں یہ لوگ شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نام پر حرف لانے کا باعث بن رہے ہیں۔

بہر حال ان علماء کا تو دین ہی دشمنی اور فساد ہے اس لئے کبھی یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ہم حقیقت معلوم کریں چاہے اس کی وجہ سے سادہ لوح مسلمانوں میں جتنا بھی بگاڑ پیدا ہو جائے۔ بہر حال یہ تو ان کا کام ہے اور یہ کرتے رہیں گے کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ان کو دین سے زیادہ اپنے ذاتی مفادات پیارے ہیں لیکن ہمیشہ کی طرح ان مخالفین کے یہ عمل ہمارے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دینے والے ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کم تھی تو اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

ایک پنجاب کی حکومت کی روک سے تو کیا تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانے والے کام نہیں یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم و معرفت کے خزانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے۔اپنے ہی زعم میں جو ہمارے خلاف یہ قدم اٹھایا گیا ہے یہ تو ایک معمولی سی روک ہے۔ہمیں تو جتنا دبایا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو بڑھاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی بہتر ہوگا اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔اس لئے زیادہ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اب تو دنیا کے اور ممالک میں بھی چھپ رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی میسر ہیں۔ آڈیو میں بھی بعض کتب میسر ہیں اور باقی بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ایک زمانہ تھا جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان ہوسکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے خزانے جو ہیں یہ فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک بٹن دبانے سے ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایم۔ٹی۔اے پر بھی میں نے اب سوچا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائیگا اور اس طرح پاکستان کے ایک صوبے کے قانون کی وجہ سے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ ہمیشہ یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے یہ بہت بڑے علمبردار ہیں اور اس وجہ سے یہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی انصاف کی نظر سے جماعت کے لٹریچر کو نہ کبھی پڑھا ہے نہ پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے تو عموماً ہماری طرف سے ان کے دعوے کی حقیقت اور ان کا اصل چہرہ ان کو دکھایا جاتا رہتا ہے لیکن میں نے سوچا ہے کہ آج بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے جن میں ہمارے مخالفین کے خیال میں نعوذ باللہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے خلاف باتیں کی گئی ہیں شان کے خلاف باتیں کی گئی ہیں تعلیمات کے خلاف باتیں کی گئی ہیں یا ان میں نفرت اور دل آزاری کا مواد ہے اس میں سے چند وہ حوالے پیش کروں سارے مضامین تو بڑے وسیع ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے ہمیں دکھائے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص ان کو سننے اور پڑھنے سے اپنے کان اور آنکھیں بند کر سکتا ہے۔ بہر حال ان نام نہاد علماء سے ہمیں کوئی غرض نہیں لیکن ایسے وہ ہزاروں لوگ جو ہماری باتیں ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سنتے ہیں ان کے دلوں کو مزید کھولنے کے لئے اور احمدیوں کے دل و دماغ میں مزید جلاء پیدا کرنے کے لئے اس کا صحیح ادراک پیدا کرنے کے لئے میں کچھ حوالے پیش کروں گا۔ پہلا مثلاً حمد الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا جو پیارا انداز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا وہ معجزۂ قدرت رحمن کہ جو امی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایام مصائب اور زمانہ فتوحات میں کیا تھے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے کہ تا لوگ جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں اور جن امور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی ہے اسی جادۂ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں (یعنی اس پر چلنے کی کوشش کریں) اور یہ بات نہایت بدیہی ہے (صاف ظاہر ہے) کہ اخلاق فاضلہ کسی انسان کے اس وقت بہ پایہ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں (ہر اخلاق کا ایک وقت ہوتا ہے جب اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوں تو وہی پتا لگتا ہے کہ وہ ثابت ہو رہے ہیں) اور اسی وقت دلوں پر ان کی تاثیریں بھی ہوتی ہیں۔مثلاً عفو وہ معتبر اور قابل تعریف ہے کہ جو قدرت انتقام کے وقت میں ہو۔(جب انتقام لینے کی طاقت ہو کسی میں اس وقت معاف کرنا یہی قابل تعریف ہے) اور پرہیزگاری وہ قابل اعتبار ہے کہ جو نفس پروری کی قدرت موجود ہوتے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل
فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad